



صفحہ ۱ پر آپ کے لئے

ایک الہام مضمون



لَيْسَ أَشْرَكَتَ لِيَحْبَطَنَّ
عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ
الْخَاسِرِينَ

"اے نبی! اگر تم نے البقرہ میں محال اشرک
کیا تو تمہارا سہرا یہ عمل ضائع ہو جائے گا۔
اور تم خسارہ میں رہو گے۔"



40-2007
اور

میں رسول و الباقی



ہوش مندوں کے پکار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُثُومِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢﴾ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تَدْخُلُ النَّارَ فَقَدْ
اُخْرِجَتْهُ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٣﴾ رَبَّنَا اِنَّا سِيعَنَّا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا
بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿٤﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا
مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ اِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْوَعْدَ ﴿٥﴾

زمین اور آسمانوں کی پیدائش میں اور رات اور دن کے باری باری
ہے آسمان میں ان ہوش مند لوگوں کے لیے بہت نشانیاں ہیں جو اُٹھتے
بیٹھتے اور لیٹتے ہر حال میں اللہ کی یاد کرتے ہیں اور زمین اور آسمانوں کی ساخت
میں خود روش کو کرتے ہیں۔ (وہ بے اختیار بول اُٹھتے ہیں) ”پھر رہا گا۔“ یہ
سب کچھ تو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے، تو پاک ہے اس سے
کہ جیٹ کام کرے پس اسے رب ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائے
تو نے جسے دوزخ میں ڈالا اسے درحقیقت بڑی وقت در سوائی میں ڈال دیا
اور پھر ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ الٰہ ہم نے ایک پکارنے
والے کو سنا جو ایمان کی طرف بلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اپنے رب کو مانو
ہم نے اس کی دعوت قبول کر لی پس اسے ہمارے آقا، جو قصور ہم سے
ہوئے ہیں ان سے درگزر فرما، جو نشانیاں ہم میں ہیں انہیں دور کر دے
اور ہمارا خاتمہ سرنیک لوگوں کے ساتھ کر۔ اے اللہ! ہو وعدے تو نے
اپنے رسولوں کے ذریعہ سے کیے ہیں ان کو ہمارے ساتھ پورا کر اور قیامت
کے دن ہمیں رسوائی میں نہ ڈال بلکہ شک تو اپنے وعدے کے خلاف کرتے
آل عمران ۱۹۳-۱۹۱

والا نہیں ہے۔

بقائے سے پہلے یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ اس سے ایمان میں کوئی خرابی تو نہیں۔ جس کی اقتدا میں ہم ایک اللہ کے آجے۔ جھٹکنے والے ہیں۔ اگر اس کے اپنے عقیدے میں کسی قسم کے شرک کی آمیزش تو نہیں۔ انہیں یہ امام صاحب ہمارے پیارے رسولؐ (قداہی وای الہی) کو زور و زور کھ کر یہ عقیدہ تو نہیں رکھتے کہ اگر مدینہ پہنچ کر قہر نبویؐ پر سلام کیا جائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سن لیتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ یا جہاں سے درود و سلام کے اعمال اللہ تعالیٰ کے بجائے نبی کریمؐ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ ان قرآن میں سے کوئی بھی ایک بات اس کے عقیدے میں پائی جائے تو پھر وہ اپنے شخص کو امام بنا کر اپنی نمازیں فصائع نہیں کرتے۔ ظاہر ہے جس شخص سے ایمان کا سبب بنا و عقیدہ ہی درست نہیں تو اس کی اپنی نماز کیا ہوتی ہے؟ یہ جائیداد اسے امامت کا تازی و ذوق دار منصب پیش کیا جائے۔

اس بارے میں قرآن حکیم میں واضح آیات ہیں کہ — ان الصلوة کانت علی المومنین کتبا صوقوتا ۱۰۳ (النساء) ہے شاک نماز صرف مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔ اس سے پہلے سورۃ البقرہ میں فرمایا گیا ہے۔ واکسوم المشرکین ۱۰۴ (البقرہ) اور رکوع کر و رکوع کرے و انوں کے ساتھ۔

اب اگر کوئی قرآن و حدیث کی بنا پر قائم اس عقیدے سے اتفاق نہ کرے تو وہ — ہمارا ساقی اور مدار دینی بھائی ہے۔ اس سے ہمیں نہ صرف الی تعاون کی امید ہے بلکہ ہم یقین ہے کہ وہ فریضہ تواضع و محنت کی ادائیگی میں بھی پورا پورا ساتھ دے گا اور ہمارے قدموں سے قدم ملا کر چلے گا۔ اپنے اوقات اور اپنی توانیوں و صلاحیتوں کو ایک اللہ کے دین کی سر بلندی و سر فرازی کے لئے وقف کر دے گا اور اگر خدا نخواستہ وہ ایسا نہیں کرتا تو پھر اسے چاہئے کہ قیامت کے دن اللہ کے حضور اپنا جواب سوچ لے۔

واقسام علیکم ورحمتہ اللہ
آپ سب کا

ابو عبد اللہ
یکم ذی قعدہ ۱۴۰۵ھ

۱۔ ایسے شخص پر جس کا عقیدہ خراب ہو اور اللہ کی نشاندہی کے باوجود وہ اپنے مشرکوں و عقائد میں پھنس جائے۔ آج کے دور میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کا عقیدہ خراب ہے۔ ان کو وہ عقائد و مشرکوں سے اپنے مشرکوں و عقائد سے توبہ کرنے اور اپنے ایک مالک کو بندگی کی رحمت پانے سے۔

دارِ ارفتم

دعوتِ ایمان کا پہلا مرکز

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حق پرست انسان نوجوان کے جذبہ ایمان و ایمان سے بہت خوش ہوئے اور ان کی پیشکش کو قبول کر کے ان کے حق میں دعا فرمائی اس کے بعد اس مکان کو اہل ایمان کے اجتماع اور دعوت و تبلیغ کا مرکز بنا دیا۔ اسی طرح نوجوان ابو عبد اللہ ارقم رضی اللہ عنہ کے خلوں اور اقدار نے ان کے گھر دارِ ارقم کو انتہائی مشکل اور ناموافق حالات میں "دار الاسلام" بننے کا لازوال اور عظیم شرف بخشا۔

یہ نوجوان ابو عبد اللہ ارقمؓ ابو جہل کے قبیلہ بنو مخزوم سے تعلق رکھتے تھے، جو قریش کا بڑا مستنزد اور بڑا اختیار قبیلہ تھا۔ دورِ جہالت میں قریش کی سب سے زیادہ اور فوجی امور سے متعلق انتظام کا منصب اسی خاندان کے سپرد تھا۔ ان کے دادا ابو جندب اسد بن عبد اللہ جو اہم المؤمنین ام سلمہؓ اور خالد بن ولیدؓ کے دادا کے بھائی تھے، مکہ کے ممتاز دوسروں میں شمار ہوتے تھے۔

ان کا سلسلہ نسب طمرہ بن کعب بن ربیع صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے مل جاتا ہے۔ تاریخ میں آپ کے طبقہ جو کوش ایمان ہونے کے سلسلے میں مختلف آراء میں ہیں، تاہم یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ آپ سابعون فی الاسلام میں سے تھے اور پہلے تین سالوں کے اندر ہی اس سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔ اس سعادت کے علاوہ آپ کو مد صرف "بدن" ہونے کا عظیم شرف حاصل ہے، بلکہ بعد کے علاوہ دوسرے تمام اہم عزرات میں بھی آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کعب رہے۔

مسند نبوی میں شعب ابی طالب کی حضور کے آثار تک یہ لگاتار دعوتِ ایمان کا مرکز رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے دارِ ارقم ہی میں رہتے تھے، اسی جگہ ایمان لائے والے اگر آپ کے پاس جمع ہوتے تھے اور مکان کا دروازہ بند کر کے نماز پڑھتے تھے، یہیں اگر نہ توگ بھی ایمان قبول کرتے تھے، دارِ ارقم کو بلاشبہ مسلمانوں کی پناہ گاہ کی حیثیت حاصل تھی، لیکن ایسا بھی نہیں تھا کہ جو سب اسی میں مقید ہو کر رہتے تھے۔ چنانچہ جب نبوت کے چوتھے سال کے آغاز میں اللہ

نبوت کے منصب پر فائز ہوئے کے بعد تین برس تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازو دارانہ طریقے سے تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ اس دوران میں مسلمانوں کی فطرتی شخصیات دعوتِ ایمان قبول کر چکی تھیں اور ایک چوبیس ایمان سے دوسرا چراغ روشن کرنے کی نکتہ کو پیش ہو رہی تھی تاکہ کفر و شرک کی تاریکی ختم ہو اور ایمان اور اسلام کے اجالے میں انسانیت کو ہدایتی دھبہ بکھڑا کر دے۔ اس طرح میں اہل حق چھپ چھپا کر نماز ادا کرتے تھے تاکہ مشرکین قریش کو ان کے ایمان قبول کرنے کا علم نہ ہو سکے۔ لیکن تمام تر احتیاط کے باوجود کفار مکہ کو اس کی خبر ہوئی حیاتی کر ان کے بھائی جندب بن کعب سے کچھ اخراجات اپنے آبائی دین کو ترک کر کے ایک نیا دین اختیار کر لیا ہے اور اس کے مطابق طریقہ عبادت بھی مختلف ایجا کر لیا ہے۔ یہ صورت حال ان کے لئے ناقابل برداشت تھی، چنانچہ وہ اسی لوہ میں رہتے تھے کہ کسی مسلمان کو اپنے رواجی طریقے سے ہٹ کر عبادت کرتے دیکھیں اور اس کی پوری طرح خبر لیں۔

اسی دوران دو چار واقعات بھی ایسے پیش آئے، جن میں اس طرح قرار پڑھنے والے اہل ایمان پر مشرکین حملہ آور ہوتے۔ بعض پر تحقیق بھی ہوتی جو ان ایمان والوں نے بھی مذمت کی، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں چاہتے تھے کہ حالات اس وقت کسی تعداد کی صورت اختیار نہ کریں، لہذا آپ کی خواہش تھی کہ مسلمانوں کو مکہ میں کوئی ایسا محفوظ مقام میسر آجائے جہاں کافروں کے حملہ کا ڈنڈہ نہ ہو اور وہ وہاں اپنے رب کے حضور حاضر ہو کر یہ بھی ایسی کسی جگہ کی تلاش جاری تھی کہ ایک روز ایک نوجوان جن کا نام ابو عبد اللہ ارقمؓ ابن ابی ارقم تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! (صلعم) میرے ماں باپ آپ پر قربان، میرا وسیع مکان کوہِ صفا کے دامن میں، بیت اللہ کے قریب واقع ہے، میں اسے آپ کے حوالے کر رہوں۔ مسلمان اس میں جمع ہو کر جو چاہیں کریں، مشرکین کی مجال نہیں کہ اس مکان میں داخل ہو سکیں۔

کے طرف سے یہ حکم نازل ہوا۔

فَاَصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْشُرُكِيَّةِ ۝

(اکام اپنی بر ملا مسما جیسے اللہ شریکوں کی پروا نہ کیجئے) تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت پر دعوت ایمان کا کام شروع کیا۔ آپ کبھی تنہا اور کبھی چند ساتھیوں کے ہمراہ دربارِ قوم سے نکل کر دعوتِ عام دیتے اور لوگوں کو ہدایت دینے کی تدبیریں کرتے۔ اس اجتناب کی تائید فرماتے۔ اس طرح جب آپ نے دین کی عزت و دعوت کا آغاز کیا اور لوگوں کو کھینچ کر بتایا کہ تمہارا خالق، مالک اور رب صرف ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، اس لئے وہی ایک سستی پیدگ کے لائق ہے۔ وہ ایک دانا و متکبر، مشکل کشا، بندہ پروردار و قریا ور ہے۔ وہی ایک ذاتِ تمام تر شکر و سپاس کی سزاوار ہے۔ اس سے خلوص کے ساتھ اسی کو پکارتے۔ اس کے نام کی قرأت اور نذر دیا کر دے اور یہ جو اللہ کو چھوڑ کر تم نے الہ بنا لئے ہیں ان کے پاس کوئی اختیار نہیں، تو ہر طرف اگ لگ گئی۔ مخالفین کے طرفان اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ جو آپ کو تنہا پریشانی دیتے تھے آپ کی دیانت، امانت، صدق اور اعلیٰ کردار کے حامل ہونے کے معترف تھے۔ دشمنیاں جا رہی تھیں۔ تمام مخالفین کے اس دور میں بھی دعوت حق کا کام برابر جاری رہا۔ یہاں تک کہ سرسبز نبوی میں آپ کے چچا غزوہ ابن جدہ طلبہ کو اللہ سے ایمان قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ ان کے تین دن بعد عمر بن الخطاب نے اسی مکان میں آکر ایمان قبول کیا۔ ان دو بھائیوں نے با اثر شخصیات کا قبولِ اسلام اعلیٰ امکان کے لئے زبردست توفیق کا باعث بنا۔ بعض روایات کے بموجب غرقِ روق مقامِ موسیٰ کو ساتھ لیکر دربارِ قوم سے نکلے اور علی الاطلاق بیت اللہ میں جا کر نماز ادا کی، عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ خدا کی قسم جب تک عمر اسلام لائے ہم کو یہ کہہ کر دیکھا نہ رہیں پڑھ سکتے تھے۔

اہل ایمان کی تعداد اور قوت میں یہ اضافہ کفار و مشرکین کے لئے انتہائی تکلیف دہ تھا۔ لہذا انہوں نے اس سعادتِ حلال سے بلا وقت ہو کر آپس میں مل کر کیا کہ جب تک نبی و انبیاء اور جو مطلب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حوالے نہ کر دیں ان سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر دیتے جائیں۔ آپ کے خاندان و اولاد سے آپ سے اختلاف کے باوجود آپ کے ساتھ دیا۔ چنانچہ وہ تین سال تک مشیہ الی خطاب میں محصور ہو کر آپ کے ساتھ انتہائی خیر و امانت و مصائب اور تکالیف برداشت کرتے رہے۔ دربارِ قوم کو اس معجزہ کی آقا زنگ دعوتِ دین کے مرکز کی حیثیت حاصل رہی۔

ابو عبد اللہ ارمیہ نے اپنے اس مکان کو اس کی اہمیت کے پیش نظر دھت کی حیثیت دے دی تھی۔ تاکہ یہ بیتِ دروشت کے جگہزینوں سے محفوظ رہے۔ تمام ان کی ذرات کے بعد بھی یہ مکان اللہ کے خاندان کے قبضے میں رہا۔ اس میں ایک عبادت گاہ بھی تھی۔ کعبہ معلوم کے قریب یہ مکان ایسے مقام پر تھا کہ گرج کے موقع پر جب لوگ صفا و سرورہ کے درمیان سفر کرتے تو وہ اس کے دروازے پر سے ہو کر گزرتے تھے۔ بعد میں مختلف ادوار میں اس کی تعمیر و ترمیم میں تبدیلیاں آتی رہیں۔ لیکن یہ جگہ ہمیشہ اسی نام "دارِ ارقم" سے معروف رہا۔

دعوتِ ایمان کا یہ پہلا مرکز گرچہ اس وقت حرمِ بیت اللہ کا حصہ بن گیا ہے۔ لیکن "دارِ ارقم" اللہ کی تعلیم کے اس پر خلوص ماحول کے اشارہ کی انتہاؤں تا بناگ مثال کی حیثیت سے ہمیشہ اہل ایمان کے خون کو تر مانتا رہے گا۔



اللہ کی راہ میں نکلنا!

دعوتِ الی اللہ

حیدر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس بندہ کے لئے اللہ کے پاس کچھ بھلائی ہے وہ دروازے کے بعد یہ نہیں چاہتا کہ دنیا کی طرف لوٹ آئے چاہے اسے دنیا کی ہر چیز سے دی جائے۔ مگر تمہیں یہ یاد رہے کہ وہ شہادت کی فضیلت کو دیکھتا ہے۔ لہذا وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ دنیا کی طرف لوٹ کر آئے اور دوبارہ قتل کیا جائے۔

حیدر کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت کی ہے کہ سنا کہ اللہ کی راہ میں صبح و شام کو تھوڑی دیر چلنا تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور بے شک جنت میں تمہارے لئے ایک چھوٹی سی جگہ ہو ایک کانا یا ایک کورے کے برابر جو تمام دنیا و مافیہا سے اچھا ہے اور اگر اہل جنت میں سے کوئی عورت زمین پر آجائے تو وہ تمام فضا کو جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے روشن کر دے گی اور لوگوں کو شہر سے بھر دے گی۔ اور بے شک اس کا وہ پتہ جو اس کے سر پر ہے تمام دنیا و مافیہا سے اعلیٰ و افضل ہے۔

(دواہ البخاری)



قرآن و حدیث

اور

ہمارے کرم فرما!!

تحقیق و نظر

عبد القادر سوسرد بکراچی

اور ہم سبھی عالم کیلئے جانتے ہیں۔

۳

صحیح الدین عبد القادر جیلانی، علیٰ ہجویری المعروف داتا گنج بخش، محمد بن عبد الوہاب
شاہ ولی اللہ اور ابوالاعلیٰ مودودی وغیرہم جیسے حضرات مذہبی دنیا کے اتنے بڑے اور بھاری بھر کم نام ہیں کہ ان
کا ذکر آتے ہی نظریں عقیدت سے بوجھ سے خود بخود جھکنے لگتی ہیں۔ لیکن قرآن و حدیث کے مطالعے کے ساتھ ساتھ قرآن
کی تحریریں بھی پڑھی جائیں تو عقل حیران و ششدر رہ جاتی ہے!! آدھی ان حضرات کی باتوں کو تسلیم کر دے یا قرآن و
حدیث کی بات مانے۔ ۶

ظہر مناطقہ سے بکریاں بھیکے کیا کیئے!

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِهَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ (المائدہ: ۴۴)
”اور جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔“
وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِهَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (المائدہ: ۴۵)
”اور جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔“
وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِهَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (المائدہ: ۴۴م)
”اور جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی فاسق ہیں۔“

① اہل حدیث عالم کا حقیقت پر مبنی اعتراف۔
جو علمائے المحدثین کی تاریخ میں سچائی کی ایک منفرد اور بے نظیر مثال ہے کہ حق وحدانت کے اظہار میں اس ملک اور شخصیات کی محبت کو پس پشت ڈال کر حقیقت کا جھلک اندازے باقی سے اعتراف جو ائمہ دین کا شیوہ ہرگز نہ رہتا ہے۔ ملاحظہ فرمائی گئی اور حقیقت پسندی سے فریاد غبارت۔

王明

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله رب العالمين

五

2000

ہیں ایسے بزرگ جن کی بات کا اند میں بہہ کر مسکی نعشب اور شخصیات کی محبت میں غلو کر کے جن حضرات نے قرآن و حدیث کی روشنی میں پیش کیا جانے والی دعوت فکر کا مذاق ان منہ جو ذیل الفاظ میں ادا کیا تھا وہ اس پر نظر ثانی کریں گے۔

جمہا طرہ سے فرماتے ہوئے

في القصص من حبيب

五

مکارو

175

تقریر
اکید کیتا ملا کیدی

ناشر

مَكْرُوهٌ وَمَكْرُوفٌ - مَكْرُوفٌ عَلَى كَيْفِيَّةٍ

وہاں سے تھیں ہی پر مرم

(توضیح)

اس رسالہ میں کسی کو کسی قسم کا کوئی اعتراض
موتوروں مکانوں کی کشتی سے رابطہ قائم کرے۔

[illegible]

چھٹی کتاب میں اس کے عقائد تک پہنچ کر رہا ہوں۔

مفتوحہ ہے۔

ک
جماعت المبین

اور

أَهْلُ الْبَيْتِ

ایک مہینے کے بعد

جماعت اہل حدیث بہاولپور



۸۹-۸۸

لاہوری مجلس علمی (شمارہ ۷۷-۷۸)

غنیۃ الطالبین
عربی - اردو

نیابت محمودی لاہوری (مستقل قادیان)



غنیۃ الطالبین

غنیۃ الطالبین



۱۳۹-۱۳۸

۷۳-۷۲



۱۰۰۰

ادب جبکہ غنیۃ الطالبین کا ذکر آیا گیا ہے تو ذرا اس بابت کو بھی دیکھتے ہیں مصنف نے قویہ کی فضیلت میں بیان کیا ہے جس کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے کہ اسرا کیلیات میں آیا ہے اسی سے اس بابت کی حیثیت اور حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ آئندہ روایت میں ایک خاصہ طوائف کا ذکر بیان کیا گیا ہے اور آخر میں بتایا گیا ہے کہ قویہ کہنے کے بعد سے سات سو سو سال پہلے کا شرف حاصل ہوا۔ سوائے غزالی نسخے کے جو مصر کا طبع شدہ ہے آج تک کسی اور ترجمہ شائع کرنے والے ناشر یا مترجم کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ وہ اس کے بارے میں حاشیہ پر کچھ وضاحت کر دیتے۔ حالانکہ ترجمہ کرنے والوں میں ابو عبد اللہ

مزید تصدیق کے لئے مختلف اداروں کے طلبہ کیجئے جوئے ترمیم کے تعلیمات کا حوالہ بنا کر کہیں کو اس حوالے کے ڈھونڈئے جیادقت نہ ہو۔



کتاب الفوائد العظمیٰ فی معرفة الخصال العظمیٰ

و اما فی معرفة الخصال العظمیٰ ...
و اما فی معرفة الخصال العظمیٰ ...

و اما فی معرفة الخصال العظمیٰ ...
و اما فی معرفة الخصال العظمیٰ ...

و اما فی معرفة الخصال العظمیٰ ...
و اما فی معرفة الخصال العظمیٰ ...

و اما فی معرفة الخصال العظمیٰ ...
و اما فی معرفة الخصال العظمیٰ ...

و اما فی معرفة الخصال العظمیٰ ...
و اما فی معرفة الخصال العظمیٰ ...

و اما فی معرفة الخصال العظمیٰ ...
و اما فی معرفة الخصال العظمیٰ ...

و اما فی معرفة الخصال العظمیٰ ...
و اما فی معرفة الخصال العظمیٰ ...

و اما فی معرفة الخصال العظمیٰ ...
و اما فی معرفة الخصال العظمیٰ ...

معه

پیشکش
سید صاحب

امام احمد بن حنبل

مکتبہ اسلامیہ

پیشکش

مکتبہ اسلامیہ

پیشکش

ایضاً تصدیق
انعام اور انعامیہ

یہ کتاب حدیث کو کون جھٹلا سکتا ہے۔ وہ صداقت سے لبریز اور
جو صحت و بے شکائت کی عفت کو بیان کرتے ہیں۔ طاعتان باطل پر کج
ہر کو توہین و تعسف و ہم و کلامت پر گری تھی۔ اس کی چمک سے
پیدا ہونے والی روشنی اس طرح ظاہر ہوتی۔

تہ امتیاز کا بھی اور امتیاز کا

محدث

لاہور
اکرمی پبلشرز

پیشکش

جلد ۱۳	شمارہ ۱۲	تاریخ اشاعت ۱۳۸۵ھ	تعداد ۳۰۰
--------	----------	-------------------	-----------

محدث و جدید
۱۳۸۵ھ

یہ کتاب حدیث کو کون جھٹلا سکتا ہے۔ وہ صداقت سے لبریز اور
جو صحت و بے شکائت کی عفت کو بیان کرتے ہیں۔ طاعتان باطل پر کج
ہر کو توہین و تعسف و ہم و کلامت پر گری تھی۔ اس کی چمک سے
پیدا ہونے والی روشنی اس طرح ظاہر ہوتی۔

محدث و جدید
۱۳۸۵ھ

یہ کتاب حدیث کو کون جھٹلا سکتا ہے۔ وہ صداقت سے لبریز اور
جو صحت و بے شکائت کی عفت کو بیان کرتے ہیں۔ طاعتان باطل پر کج
ہر کو توہین و تعسف و ہم و کلامت پر گری تھی۔ اس کی چمک سے
پیدا ہونے والی روشنی اس طرح ظاہر ہوتی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ پروفیسر کمال صاحب محدث کی تصنیف و نگار
کی اس تنقید کا کیا جواب دیتے ہیں
اس کے علاوہ چرنک پروفیسر کمال صاحب اسی دنیاوی قبر میں
مرد ہے۔ کو "زندہ" مانتے ہیں اور اس کے لئے پورے قرآن مجید اور صحیح
احادیث کے فوجیہ گوجیں سے اس نظر پر کارروائی ہے۔ انکار انداز
کے ایک صحابی کے قول کو دنیاوی قبر میں زندہ کیا کی دلیل مانتے ہیں۔ (اس
کی وضاحت آگے اس کے مقام پر آ رہی ہے) اس لئے ان کی خدمت میں
رہنمائی عالم کی تحریک پیش کرتے ہیں کہ وہ اس پر کیا تحقیقی راستے پیش
فرمائیں گے۔ ملاحظہ ہو۔

قرع نعال

بعض علماء نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ اس سے مراد
سرعت امتیاز کا ہے۔ یعنی فرشتے اپنی جلد کی آبیسی میں
عمر الہی لوگ زیادہ دور نہیں گئے ہوتے۔

یہاں سے پہلے اس کے برعکس صداقت ہوئی تھی۔ جس کا احوال بارگشت
اس کا نام مختلف اطراف سے سنا دے رہا ہے۔

بہشت و رزق الاسلام ۱۳۸۵ھ اکتوبر ۱۳۸۵ھ کے شمارے میں کتاب
"فاتحہ" کے جواب میں ماحتم بن عبد اللہ آل عمر القریونی صاحب کے
مضمون کا اردو ترجمہ شائع ہوا۔ اس میں انہوں نے اس سے پہلے کتاب
"تہ قہر" کے آستانے کے جواب میں اپنی کئی ہفت کتاب "بیت کے
جسم میں لورٹ" کے علاوہ کئی اشیات میں پیش کی گئی عبارت کو پھر
نکالا۔ ملاحظہ ہو۔



بہشت و رزق الاسلام ۱۳۸۵ھ
۱۔ مدح کا جسم میں آنا اور رزق کا جسم سے تعلق قائم ہونا
یہ عقیدہ قرآن میں مست کا عقیدہ ہے جیسا کہ میں نے اپنے رسالہ
"بیت کے جسم میں رزق" کے آغاز کا اثبات اور ذکر فرمایا

العید اذا وضع فی قبره وتول
قرع نعال

وذهب اصحابہ حتی امتد یسم
تخرج نعالہم اتاہ ملک ان فاقعد اہ دعن النس
نجدی (منہ) لوگ میت کو قبر میں دفن کر لو گئے تھے میں تو اسے
ان کے جوتوں کی آہٹ سنائی دیتی ہے۔ اتنے میں دو قرعے
اُکرا کر اسے بٹھا دیئے ہیں۔

بعض علماء نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ اس سے مراد
مرحمت امتیان ملائکہ سے۔ یعنی فرشتے اپنی جلدی آئیچھے ہیں
کہ اچھی لوگ زیادہ دور نہیں گئے سرتے۔
اگر یہاں حقیقی معنی یہ ہوں تو اسے اس وقت مجھے
ساتھ مخصوص سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ قرآن پاک سے نص ثابت
ہے کہ مردے نہیں سنتے۔

میت کے لیے قدموں کی واپسی کی آواز۔ ایسے اندر یہ
ہر ایک فحکت لیے ہوئے ہے کہ ہائے اس بلے پارسے کو
نہ وہاں چھوڑ کر سب چلے گئے۔

آشنا خیال رہنا چاہیے کہ اس سماع کا مردہ کے دفن شدہ
جسم سے کوئی تعلق نہیں جیسا کہ اکثر اہل دیوبند کا خیال ہے۔
ورنہ پھر اس کو بٹھانے قبر کو کٹھنہ کر کے یا پسلیوں کے آسپاس

۱- ہفت روزہ الاسلام لاہور ۳۰ دسمبر ۱۹۸۲ء

ہونے ناقریں ساپنوں کے ڈسنے اور مذہب دشمنی کے دیگہ والوں کو
بھی جہان حقیقت پر عمول کرنا پڑے گا۔ بلکہ اس کو ناقریں ہذا شکل ہے
روز بروز کا تجزیہ اس کی تغلیط کرتا ہے۔

صاحب کے اعتراضات کا اعلیٰ تحقیقی جواب میں ذکر کیا ہے اس مسئلہ
کے بارہ میں صحیح افادیت واضح طور پر بیان کی ہیں اور ڈاکٹر حفانی
کی جن اعلیٰ خیانتوں کا ذکر کیا ہے، جن کو ڈاکٹر حفانی نے اب تک
کوئی جواب نہیں دیا اور نہ ہی وہ جواب دینے کا طاقت رکھتے ہیں اور
وہ ہرگز جواب نہیں دے سکیں گے۔

عذرا فی صاحب جواب دینے کی طاقت رکھتے ہیں یا نہیں اس سے
چھوڑتے یہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ اب جو مسئلہ درپیش ہے۔ القریٰ
صاحب اس سے منہ کی فکر کریں۔ یہ محض ان کی بات کا جواب نہیں ہے
جہسک، پھر دیت، عالم مولانا حافظ محمد قاسم صاحب خواجہ نامی رطلے
الاسلام میں دے دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔



مسئلہ سماع موتی

ہفت روزہ الاسلام لاہور ۹ ۲۲ سید الاول ۱۴۰۲ھ

اب دیکھتے ہیں کہ جناب عاصم بن عبداللہ آل محرز القریٰ صاحب جن کے معنوں کو الاسلام نے شائع کیا، اس ضمن نگار جناب حافظ محمد قاسم صاحب
کو کیا جواب دیتے ہیں۔ جس سے ان کے پیش کردہ معنوں کا مکمل رد ہو جاتا ہے اور قرآن و حدیث کا صحیح بات واضح ہو جاتی ہے۔
البت حافظ محمد قاسم کی اس بات سے کہ

آشنا خیال رہنا چاہیے کہ اس سماع کا مردہ کے دفن شدہ جسم سے کوئی تعلق نہیں کہ اکثر اہل دیوبند کا خیال ہے۔ میں صرف اتنا اختلاف ہے کہ اگر وہ ان
اختلاف کے بجائے یہ جملہ کہتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ جیسا کہ اکثر الحدیث کا خیال ہے۔ اس کا ثبوت



بہل ٹرینڈس

اعادۃ الفرح فی الجسد کی تحقیق

شہری سمار
الکلیہ

جائزہ کو جن طرح سے تقابیب کی درجہ سے قرار دیا جاتا ہے اس کا نام وصال اور ہاتھوں کا ہونے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔ اگر وہ ایسا ہے تو ہاتھوں کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔ اگر وہ ایسا ہے تو ہاتھوں کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔



بہتر ہے کہ مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔ اگر وہ ایسا ہے تو ہاتھوں کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

وہ آیت ہے

بہتر ہے کہ مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

وہ آیت ہے کہ مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔ اگر وہ ایسا ہے تو ہاتھوں کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

بہتر ہے کہ

مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

بہتر ہے کہ

مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

بہتر ہے کہ

مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

بہتر ہے کہ

مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

وہ آیت ہے کہ مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔ اگر وہ ایسا ہے تو ہاتھوں کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

بہتر ہے کہ مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

بہتر ہے کہ مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

؟

مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

بہتر ہے کہ

مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

بہتر ہے کہ

مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

بہتر ہے کہ مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

بہتر ہے کہ مردے کی ترسیل سے ہونا چاہئے۔

پھر عرب صاحب نے دوسری آیت تلاوت کی۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُنَّ اِلَیَّ عِلٰی (سورہ بقرہ)

ترجمہ: تحقیق (اے محمد) تو مردوں کو نہیں ملتا سکتا۔

پھر عرب صاحب نے سامعین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ اے مسلمانوں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نبی! تو قرآن کو اور مردوں کو کچھ
 سنا کر نہیں سنا سکتا۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ کرم ادکون ہے کہ ان کی آواز کو مردے سن سکیں! پھر بھی لوگ کہتے ہیں کہ مردے سنتے
 ہیں۔ یہ تو صاف صاف قرآن پاک سے مقابلہ کرنا ہے۔ (الیا ذالہ) (من قول ابراہیم) (مزید برآں) پھر صاحب نے چوب کہا کہ نبیوں (انبیاء)
 کے ہاوت پر ان کی زبان کیا جا چکا ہے کہ وہ سنتے ہیں، سنتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ اس کا جواب مولوی محمد عمر کی تفسیر میں دیا جا چکا ہے۔ کہ انبیاء
 علیہم السلام اجمعین کا ہنسنا اور ہنسا اور نماز پڑھنا۔ یہ سب کچھ مردی احوال ہیں نہ کہ ان پرانی دنیا کے احوال جن کے بارے میں ہمارے اور ان کے مابین
 فراع اور فکھر جاری ہے۔ مگر پھر صاحب تو یہ عقوفا عوجیا کے مسند ق ہیں۔ اور یہ میر غلام مجدد کہ جو کہتا ہے کہ صحابہ موقی (مردوں کا سنا)
 اور مردوں سے خطاب میں گفتگو ثابت ہے۔ جیسا کہ حدیث بیان کی جاتی ہے کہ انا لعبد اذا وضع فی قبره ولولہ عنہ الصحابہ لیسع
 قمرہ لغالہم (اے مسلمانان! بھائی مسلم) میں کہتا ہوں کہ۔ لیسع۔ فعل مضارع بھول ہے یعنی نامعلوم۔ یعنی بے شک نہ جب
 قبر یاد کو دیا جاتا ہے اور اس کے سامنے چلے جاتے ہیں تو اسے ان کی جوتی کی آواز سنائی جاتی ہے۔۔۔۔۔ الخ۔۔۔۔۔ کیونکہ اگر یہ معلوم قرار دیا جائے

تو پھر قطعی حق قرآن کے خلاف ہے۔ لہذا یقیناً یہ فعل 'بھول' ہے نامعلوم۔ پھر یہ کہ یہ حدیث مطابق قرآن ہے نہ کہ تعارضی۔ اس کے
 علاوہ بخاری کی رائے یا دوسرے کی رائے کے ہمارے لئے کوئی حجت یا دلیل نہیں بھرتی ہے۔ پھر غلام مجدد نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد
 والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر خدا اس کے رسول کی اطاعت کرتے تو تمہارے لئے اچھا ہوتا۔ تب حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ بے جان
 (مرد) لوگوں سے کیوں گفتگو فرما رہے ہیں آپ! آنحضرتؐ نے جواب فرمایا کہ۔ ما اتمم یا سمع لہما اقول متھم (انوں)

اس حدیث شریف کے بہت سے مطالب ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے قرآن مجید کی آیات اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُنَّ اِلَیَّ عِلٰی اور وما انت بسع
 لہما فی القبر سے صحابہ موقی کا سختی سے انکار کیا اور فرمایا کہ پیغمبرؐ نے ایسا ہرگز نہیں بتلایا اور یہ مطابق آیت قرآن ہے۔ ۲۰۔ آنا انہیں
 (مردوں کو) اہل دنیا سے قیادہ دین کی باتیں سنتے کا حوصلہ ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (بیت کچھ) سنیں گے اور
 بہت کہہ دیں گے دوسری آیت۔ نَزَّی اِذَا اللّٰہُ یُحْیِیْہُمْ فَاَسْمِعْہُمْ وَاَسْمِعْہُمْ وَجْہُ النَّظَرِ فَاَسْمِعْہُمْ (سورہ صحرہ پار ۲۱)

ترجمہ: اے پیغمبر! اگر آپ مجرموں کو دیکھیں کہ جب وہ مردیں بھٹکتے اپنے رب کے آگے پیش پیش ہیں تو وہ بولیں گے۔ اے ہمارے رب! ہم نے
 دیکھا اور سنا۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ سنا اور دیکھا غلط ہے۔ یعنی اللہ کے ہاں ہے۔ بعینہ یہی مطلب حضرتؐ نے فرمایا۔ ما اتمم یا سمع لہما اقول
 متھم (جو کچھ میں نے انہیں حق بتایا ہے وہ آپ لوگوں سے زیادہ سنتے اور دیکھتے ہیں۔ اس حدیث شریف اور آیت شریفہ کا یکساں مطلب واضح ہے۔
 یہ سنا اور دیکھا پرزنی معاملہ تھا نہ کہ دیوی ۳۰۔ سناخ کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ عربیوں کے اپنے حاورہ میں مذکورہ طریق اظہار حقیقت

کے لئے مردوں سے مخاطب کرتے تھے اور اس سے ان کی مراد سماع یعنی سنانا بالکل بھی نہیں ہوتی تھی۔ (سورہ صحرہ پار ۲۱) یا سمع لہما اقول متھم
 قرآن شریف اور حدیث شریف اور عربی لغت کے لحاظ سے مذکورہ بالا بیان کا ثبوت ہے۔

ایسے کہ پھر صاحب راضی (۱۵) القائل پر ضرور غور کریں گے کہ

یعنی بیشک یا غور و فکر پر یہ وجہی تو یا انہما ساقی ہلی
 وایہا قائلہ فلو انہما ساقی ہلی ہین حوہ وایہا قائلہ
 معلوم نہ ہو وجہی دیو و ظاہر لہما ہین کان برہن لہما
 تہن لہما ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین
 عین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین
 حین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین

القائلہ ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین
 ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین
 ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین
 ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین
 ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین

اب فضل الرحمان صاحب کی تحقیق "تبراند ہرزخ" کے بارے میں بھی دیکھئے۔

ایک تحقیقاتی مقالہ



✓ Good

فہمہ کمرے کا اسلامی مقصود
فصل الرحمن کلیمہ کا شہیری

فصل الرحمن کلیم کا شمیری

سأفعل ما أحب وقدر قدره من هذا

١٢

برقنی زندگی

موت موت، قہر، ہرزخ

جب انسان کے مہم چال سے موت : انکر جاتی ہے تو اس حالت کا نام موت
برہ ہے اور خدا و برکت ہے :

أَلَمْ يَتَوَقَّ الْأَنْبِيَاءُ مِنْ قَبْلِهِمْ مَوْتَهُمْ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا كُفِّرُوا عَنْهُمْ أَسْرَهُمْ
فَيَسْأَلُونَ النَّاسَ أَنْ يُنْزِلَ عَلَيْهِمُ الْكِتَابَ مِنْ سَمَاءٍ ۚ نَزَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْخُفُوفَ
الْأُولَىٰ لِيَكُنْ أَعْيُنُهُمْ فِي غَمَامَةٍ يُرِيدُونَ ۚ أَلَمْ يَكُنْ لَهُمُ الْيَوْمَ الْأَوَّلُ
خُفُوفًا ۖ فَسُئِلُوا فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَاجْتَنَبُوا عَنْهَا ۚ فَأَنْزَلْنَا لَهُمُ الْخُفُوفَ
الثَّانِيَةَ ۖ فَوَضَعْنَهَا عَنْ أَعْقَابِهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ هِيَ الْخُفُوفُ الْأُولَىٰ ۚ
وَالَّذِينَ كَفَرُوا كُفِّرُوا عَنْهُمْ أَسْرَهُمْ ۚ وَلَهُمْ فِيهَا عَذَابٌ مُهِينٌ ۚ

۱۰۰۰ الفارسی ہے جو ہر صفت کے لئے وقت و وجہ پیش کرتا ہے اور جو ایسی
مراہمتیں ہے جس کی ذرا بھی غلطی سے جتنی کرے گا ہے جو جس پر ۱۰۰
صفت کا فیصلہ ہوتا ہے اس کی گمان نہ کرے کہ کیا سچا ہے اور نہ
کی راہ میں ایک وقت فکر نہ کرے کیسے اس میں پہنچے و تاکہ اس میں پہنچے
تھا یہاں سے اس کی گمان نہ کرے کہ کیا سچا ہے اور نہ

[illegible]

مشتاقی مست کا فیصلہ کیا جاتا ہے اس کی روح چلن میں دوبارہ واپس نہیں لڑتی اور وہ
دکھ سہ اور ادا کی اور محرکین و ملکی سے حشر کے لیے تھوڑا کم ہر جاتا ہے حشر شریفین
حشر و حشر ہے۔

اذ انزلت اليك السور انقلبه عنك عملة الا من تشاء الا
 من حيثه يخاف ان اعلم بشئ من ربه او ولي صالح
 من قوله لا ادرى

سوال: کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان حبیب موحداً ہے تو اس کا نام محمّد ہو جاتا ہے نیز وہ ان کی ایک یا دو چیزوں کے قول میں روح نکلیں اس کے حق میں اقامہ جہت ہے۔ سوال: وہ صوفیہ خواہیں کہ برہنہ کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا پورا پورا اثر ہے جس سے اگرچہ ان کا نفع ہو۔ سوم: وہ ایک اور وجہ اس کے برہنہ کے بعد اس کے حق میں اقامہ جہت ہو۔

قبر: موت کے بعد انسان کا جسٹی فکیشن جس کے بعد یہ انسان
 کو منزل سے انکار کیا گیا کہ وہ جہنم میں داخل ہوا ہے جس میں فیض الہی کا نام
 قرآن و احادیث و کتب ہے: **لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَاعَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ** (سورہ صافات ۱۸)
 اللہ پاک نے پھر اسے بہت سی اور چیزیں عطا کیا۔

عام کو کہ صرف ان میں سے کسی کے لئے ہی ہے اور شیخ کے درجہ کے لئے یہ نصیب نہیں لیکن یہ بات
معلوم ہے کہ اگر کسی شخص کے لئے کوئی چیز نصیب ہو تو وہ نصیب نہیں ہوا اور قرآن
میں نہیں ملے گا کہ کسی شخص کے لئے کوئی چیز نصیب ہو جائے۔ اور بعض لوگوں کی
مشقوں کو دیکھ کر ان کے لئے نصیب نہیں ہو سکتا۔ اور بعض لوگوں کے لئے نصیب نہیں ہو سکتا
جہاں ہیں اور بعض لوگوں کے لئے نصیب نہیں ہو سکتا۔ اور بعض لوگوں کے لئے نصیب نہیں ہو سکتا۔

لاشمن کو مسترد تو کر دینا چاہتا ہے۔

انگریزی بہت سی دانشوں کا وہ مخزن ہے جس کو اس کے معارف میں ہر گیارہ
 کے گیارہ لوگ قبول میں نہیں دیتے اور ان کا کہنا ہے کہ ان کی کتاب غلط ہے کہ ان
 کے کہنے پر ہر شخص کو کافی منزل قبول ہے اور جس شخص کو قبول ہے

ہستہ واصل ہے جس کے کڑی اور مدد سے یہ کتب میں حب غلطی سے استعمال
کیا جاتا ہے کہ وہ اس سے مراد صوفیہ و سنی کا کلام اور میں کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ ہے
وہ وہ کلام ہے کہ خدا کی ان کتب کا نصب و تاسیس ہے مگر اس

شعاع کائنات کے قتل و غارت سے پہلے جو ایک ایسی کائنات تھی
جو کہ اس سے مشابہہ نہ تھی۔ جو کہ اس سے پہلے تھی۔ جو کہ اس سے پہلے تھی۔

یہ بھی ضرور ہے کہ ان کا قہر ہے کہ ان کو قہر کہ جسی زمین کا انھوں نے اس کی مملکت
 میں مملکت کی ان میں نیست کے بغیر کہ ان کو قہر کہ جسی زمین کا انھوں نے اس کی مملکت
 میں مملکت کی ان میں نیست کے بغیر کہ ان کو قہر کہ جسی زمین کا انھوں نے اس کی مملکت

[illegible]

چونکہ قبول میں دینے پر سے بیان کرنا ہذا ایک قیادت کے ذریعہ ہے
 اگر قرآن میں کسی کا ذکر ہو تو اس پر ایک ایسا مطلب ہو گا کہ اس کی
 صفات ان کے لئے کوئی شے ہے کہ جو ان میں سے کسی کو نہ ہو بلکہ ان کے لئے ہوا

اور ممتاز صوفیوں کی طرف سے ان کے عقائد کی تائید کی گئی۔ ان کی تعلیمات نے مسلمانوں کی زندگیوں میں گہرا اثر ڈالا۔ ان کی تعلیمات نے مسلمانوں کی زندگیوں میں گہرا اثر ڈالا۔

در پیش از آنکه بر کعبه ایستاده و دعا گوید
در پیش از آنکه بر کعبه ایستاده و دعا گوید

[illegible]

تاریخ احمد بن اسحاق و ابن عساکر و ابن خلدون
 توفیق الصالح و توفیق من القدر و توفیق حرم
 حواء و جود و السلام و القدر و القدر و القدر
 المستطاب
 القدر و جود و السلام و القدر و القدر و القدر

تاریخ احمد بن اسحاق و ابن عساکر و ابن خلدون
 توفیق الصالح و توفیق من القدر و توفیق حرم
 حواء و جود و السلام و القدر و القدر و القدر
 المستطاب
 القدر و جود و السلام و القدر و القدر و القدر

ابن عساکر و ابن خلدون و ابن عساکر و ابن خلدون
 توفیق الصالح و توفیق من القدر و توفیق حرم
 حواء و جود و السلام و القدر و القدر و القدر
 المستطاب
 القدر و جود و السلام و القدر و القدر و القدر

ابن عساکر و ابن خلدون و ابن عساکر و ابن خلدون
 توفیق الصالح و توفیق من القدر و توفیق حرم
 حواء و جود و السلام و القدر و القدر و القدر
 المستطاب
 القدر و جود و السلام و القدر و القدر و القدر

ابن عساکر و ابن خلدون و ابن عساکر و ابن خلدون
 توفیق الصالح و توفیق من القدر و توفیق حرم
 حواء و جود و السلام و القدر و القدر و القدر
 المستطاب
 القدر و جود و السلام و القدر و القدر و القدر

ابن عساکر و ابن خلدون و ابن عساکر و ابن خلدون
 توفیق الصالح و توفیق من القدر و توفیق حرم
 حواء و جود و السلام و القدر و القدر و القدر
 المستطاب
 القدر و جود و السلام و القدر و القدر و القدر

ابن عساکر و ابن خلدون و ابن عساکر و ابن خلدون
 توفیق الصالح و توفیق من القدر و توفیق حرم
 حواء و جود و السلام و القدر و القدر و القدر
 المستطاب
 القدر و جود و السلام و القدر و القدر و القدر

اور اب اہل حدیث عالم کی سماج موقی کے مسلک میں اپنے ہم مسلک عالم پر تنقید دیکھتے۔ یہ حقیقت پر مبنی تنقید و حسرت اہل حدیث
 علماء کو دعوت فکر دے رہی ہے کہ وہ اپنے اندر پاتے جانے والے غلط عقائد پر نظر ڈالیں اور پھر تحقیق کر کے ان سے اپنی برائت کا اعلان کریں۔ کیونکہ
 عام لوگ اپنے علماء پر ہی بھروسہ کرتے ہیں اور ان کی ہر بات کو اپنے دلائل و براہین پر مبنی سمجھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

ملاحظہ ہو

محدث

۱۳۵
۱۳۶

Handwritten signature and notes in Urdu.

Handwritten text in Urdu, likely a preface or introduction to the book.

Handwritten text in Urdu, likely a preface or introduction to the book.

Handwritten text in Urdu, likely a preface or introduction to the book.

Handwritten text in Urdu, likely a preface or introduction to the book.

Handwritten text in Urdu, likely a preface or introduction to the book.

سماج مہرٹی اور مولانا مودودی مرحوم

مولانا مرحوم نے سورۃ احکامات کی آیات ۱۳۳ اور ۱۳۴ کے تحت صحت کو کچھ بتایا۔

کہ قیمت بڑھا جائے اور صورت اچھے و خرابے کے حساب سے جس کی زیادتی یا کمی کا صحیح مقدار معلوم کیا
کہ صورت کا صحیح اعدادیث کا نسبت حساب کیا جائے اور اس کا اضافہ یا کمی معلوم ہو جائے

جواب عبدالرحمن کیلئے صاحب نے واقعی ثابت کر دکھایا ہے کہ اہل حدیث نہ کسی امام کا قلعہ ہے اور نہ خلافت کا۔ وہ ان ہندوؤں سے استفادہ
مشتاق ہے۔ مگر روشنی براہ راست کتاب و سنت سے حاصل کرتا ہے۔ میں امید نہیں بلکہ پورا یقین ہے کہ غلام کے معاملے میں جو باتیں انہوں نے
نے سمجھیں (تو) غلام قبر اہل سماع موقفاً (دسمبر ۱۸۸۳ء و جنوری و جون ۱۸۸۴ء) میں صحیح صحیحہ کریم کی پیش کی ہیں ان کو پھر تحقیق کی نظر سے پرکھنے کے
کے لئے برات کا اعلان کر کے اپنے دعوے کو واقعی صحیح ثابت کر دکھائیں گے۔

ہم جہاں ان کی صاف گوئی اور صداقت کا اعتراف کرتے ہیں وہیں پریشہ و کلمہ کے ساتھ ان کی خدمت میں یہ گزارش بھی کرتے ہیں کہ
 اگرچہ ہم مسک عالم پر تنقید کرنے کے بعد ہی دوسرے صفحہ پر اس کے سیدہ مودودی کے حوالے سے اپنی تائید میں جو عبارت انہوں نے پیش
 کی وہ انہیں عقائد سے لبریز ہے۔ جو قرآن و صحیح احادیث سے براہ راست ٹکراتے ہیں۔ ساتھ ہی ہمیں حیرت اور تعجب ہے کہ جو باتیں انہوں نے
 ہمیں مسک عالم غلام و حیدر الزماں کی طرف منسوب کی ہیں۔ وہی نظریات ان سے زیادہ شت کے ساتھ سیدہ مودودی کی ہیں موجود ہیں۔ اگرچہ ان پر
 قبضہ نہ کر سکے تو ہم ان کی معلومات کسے اسے پیش کرتے ہیں۔ اس امید پر کہ حقیقت واضح ہونے کے بعد وہ سیدہ مودودی کے بارے میں بھی پوری
 وضاحت کر دیں گے۔ غلام و حیدر الزماں سے متعلق مندرجہ ذیل باتیں انہوں نے بیان کی ہیں۔

[illegible]

تو یہاں موت، عذبت، سزا، جہنم کے متعلق ہے، ایک عقیدہ اس کے لئے
کہا ہے کہ جو شخص اس عقیدے کو مانے وہ جہنم میں جائے گا۔

الملك لا يسلم

تو شکر علی کو ایمنی کا قبول کو سلام نہیں قبول کر سکتا

الحديث في سطور حول كماله في سطور

مفتی صاحبزادہ کی اصل دیا تو میں غلام کی بیٹے کی ہے اور چور کو یہ دل ایسے سے جھٹکے ہوئے ہوئے ہوئے
لاؤں جسے کی جھٹکے ہوئے۔

ابا ملاحظہ فرمائیے کہ سید مودودی کی تحریر صحیح بنوئے

۱۔ صورتہ العمل کی آیت - ۸۔ تم کا حال مشہور ہے

۲. سورۃ الروم کی آیت ۵۲ کا حاشیہ درج

[illegible]

تفہیم القرآن

صورة الكهف صورة الروم

البر الا على موقوف

قلوبهم

مکتبہ تعمیر انسانیت

عراق کی اپنی تیسری صحت اندیشی کے پاس ایسا نظام حکومت ہے جس کو موجودہ دور
پر بدستور قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ نظام حکومت ایک تعداد صرف نہیں سال چل کر
پر ایسا نہ تھکے ہوئے اور جس کا اصل اندیشہ و مقصد ہے کہ اس کے تحت جس نظام حکومت
موجودہ دور کے ایسا حکومت یا سرکار کا یہ تعداد نہ چلا سکے تو اب اس کو کون ایسا مختصر
جس اس نظام حکومت کو مزید سے اس کے ساتھ ساتھ وہ تمام خلعاء بنو اس کی
مکملتہ اذان کے لئے اس کو اس کے اسلامی قرار دیتے ہیں۔

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱- در این کتاب که در این کتابخانه است
 ۲- در این کتاب که در این کتابخانه است
 ۳- در این کتاب که در این کتابخانه است
 ۴- در این کتاب که در این کتابخانه است
 ۵- در این کتاب که در این کتابخانه است

۱۸۴

۱- طواف و تہنیت

۲- حجہ کو م کے کردار کی جو تصویر کشی کی گئی ہے، اس کا نتیجہ اس پہلے نتیجے کے عکس
میں ہے۔ اس میں صواب و لغو کو سمجھنا آسانی سے ہوتا ہے۔ ان کے لئے یہ عقیدت
تاکوئی غور و تامل سے چھوڑنا ہے، بلکہ اسے بڑھ کر اپنے اعمال سے
نزدک نظر کرنا اور لغت و فصاحت کے قیاسات ان کو اتار لینے چھوڑنا۔

میں لکھا ہے کہ یہ شہر شامیئر کہلاتا ہے۔

۱۳۳۰ھ میں مرزا نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ وہاں تک کہ وہ ۱۳۳۵ھ تک رہے۔ پھر وہ مدینہ منورہ سے ہجرت فرمائی۔ وہاں تک کہ وہ ۱۳۳۵ھ تک رہے۔ پھر وہ مدینہ منورہ سے ہجرت فرمائی۔ وہاں تک کہ وہ ۱۳۳۵ھ تک رہے۔

ہے مگر اچانک حضرت علیؑ کی طرح حضرت عثمانؓ نے فتنہ حضرت معاویہؓ اور حضرت اسعد بن
 العاصیؓ وغیرہ سے جلیل اللہ راہبہ دشمنی میں اس سب سے ان کی شہادت ہو گئی۔ اگر
 حضرت علیؑ نے یہی فرمایا ہوتا تو یہ سب سے ایک خاص حکم کے بغیر شک کا حال ہوتا اور نہ
 سرکاری وعدہ ہوتا۔ اچانک صحابیؑ کی عظمت کے بعد اس سے متصادم نہیں، البتہ وہ
 اس سب سے زیادہ کی شہادت تھی تو عثمانؓ نے نہ معاویہؓ اور اسعد بن العاصیؓ وغیرہ کی شہادت

ہر بیت کی وجہ سے اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کے غلوں کی جہاں کو قیامت سے محفوظ رکھا جائے۔ ان کے اوصاف و صفات کو نہ قابل اختیار قرار دیا جائے جو ان کے پھر ان کے غلوں سے متعلق یا ان کی غلطی سے نہ ہو۔

[illegible]

سے جو کہ وہ بھی اس صورت میں ظاہر ہو گئے کہ اسلامی حکومت اپنی تمام خصوصیات
 کے ساتھ چرچائی رہے تب بھی کوئی کفر احتجاج و اعلان برائت اس کے خلاف نہیں مٹائی و رہتا
 ہے۔ وہ ہم ویسے صحابی رسول ہے جس نے اس عظیم ترین مہم کو اشد تکلف سے کیا
 ہے۔ اسی بہت سے جلیل القدر اصحاب کے متعلق جن کی موجودگی اس سب کچھ ہوا، ایک اور
 گواہی اس حدیث کے اسلامی معاشرہ کو دیا گیا کہ اس قرآن و حدیث کے صحابہ کو ہم کے علم کا
 سب سے بڑا حوالہ ہے۔ ان کے بار بار اس کو یاد کیا جائے۔ ان کی تعلیم کو صورت کیا
 جائے۔ ان کی تمام فضا کا منبع ہے۔ یہودی امت کے علماء کے متعلق ہم کیا
 فرم کریں؟ یہودی راوی سے کہہ کر یہود میں پہلے لیکن کسی نے بھی حضورؐ کو بحیثیت کو
 قرار نہ دیا۔ یاد شاہروں کو وہ ضرور تو سمجھتے تھے۔ ان کی تعلیموں کی نشانی وہاں پر
 سے لکھی جات تھیں۔ انہوں نے کبھی نہ تسلیم کیا۔

۵۷

الحمد لله الذي جعل العلم دينا كريمة باهرا وكذا انه يرفع من رتبته في كل مكان

جس کا وہ قول اس طرح کی روایات سے مراد ہے کہ اس حدیث کے ساتھ بیان فرمائی ہیں قر
 انہم یجمعون ان روایات کو کیوں نہ ترجیح دیں جو ان سے مجموعی طور پر عمل سے ثابت
 کھیتی ہیں اور علماء ائمہ وہی روایات کیوں قبول کریں جو اس کی منہ نظر آتی ہیں
 (ص ۳۲۸-۳۲۹)

اس پہلی چیز کا جواب یہ ہے کہ بقول مولانا جب وہ قول اس طرح کی روایات سند کے
 ساتھ کوہ ہیں تو وہ قول اس طرح کی روایات میں وہ ترجیح کیا ہوگی؟ سند سند کی
 حدت و عدم حدت، یا حضرت علیؑ کی صحابہ کی ہر دلیل و اگر وہ ترجیح سے سند و عدم سند
 میں جو روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہوگی اسے قبول اور اس کے بالکل اور برتر سند
 کے ساتھ جو روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہوگی اسے قبول اور اس کے بالکل اور برتر سند
 ۱۸۵

اسی شیعہ اسناد روایت کو ترجیح دیتی ہے، بھلائی کی روایت بھی اس کی رو سے
 اس کی شیعہ پیغمبر بعد بیت کی وہ ترک کر دی ہے اور تاریخ جعفری کی قطعاً
 اس کے اس سے انھوں نے اول دفعہ ہی بیت کر لی تھی۔ مولانا نے قابل قبول بھی ہے
 سند سے مطلع ہوتا ہے کہ مولانا کے نزدیک جب ترجیح صرف حضرت علیؑ کی لا ہوگی تو اس کے
 اور سب کی ترجیح یہ کہ ان خود سے کیا مولانا نے حضرت عثمانؓ اور وین اھام
 کے ساتھ یہ خبر و خبر سے بھی یہی طریق عمل اختیار کیا ہے! حضرت علیؑ کی ہر صحیح
 سند کے ساتھ ہی اگر مولانا نے یہی طریق عمل اختیار کیا ہے پھر تو کوئی وجہ نہیں کہ ان پر
 اس کی علیؑ کی روایت سے جدا کرنا اس امر عام مانا گیا ہے، لیکن اگر ان کی روایت سے جدا کیا گیا
 اس کی علیؑ پر سند صحیح اور اس کا پھول دیا اور وہ کمزور وغیر صحیح روایات
 ان کے اس جو حضرت عثمانؓ سے جدا کر دیا وغیرہ جو بھڑکے کی صف میں لاکھڑا کرتی ہیں تو
 اس سے کیا کہ مولانا پر صرف حضرت علیؑ کی بیجا روایات کا الزام عائد کر کے ہم خود
 اس عثمانؓ کو سدا دینے کے ساتھ انصاف نہیں، ایک گونہ ظلم کا ارتکاب کریں گے
 روایات و سند تو اس سے کہیں قریب و سمت تر الزام کی صداقتی ہے، آج کے ملک
 و ملت میں جو حدیث کا ذکر ملے حضرت عثمانؓ سے روایت ہوئے، ان کے بیشتر روایات پر
 روایت و سند اس اعتبار کر کے اس سب سے ترین حرم کا الزام کیا ہے۔

روایات سے جدا کیا کہ وہ سب سے کمزور ہے۔

اسی طرح حضرت عثمانؓ کی شہادت سے لے کر عثمانؓ کی شہادت تک، ایک
 سب سے پہلے بیان کا جو دعویٰ ہے اس کے سب سے پہلے یہ کہ صحیح میں نہ شہاد
 اس کے اپنے بیانات میں اس وقت کے حالات و واقعات میں نہ تھے
 اس کی فکر صرف ایک ناگاہک امام احمد بن حنبلہ کی ہر گز نہ کرنا کہ عہد دینے
 اس کی روایت اس کو کسی دلیل سے بھی صحیح جواب قرار دیتے نہ تھا اور نہ تھے
 اس کی روایت اس کی ہر گز نہ کرنا کہ عہد دینے اس کی روایت اس کو کسی دلیل سے بھی صحیح جواب قرار دیتے نہ تھا اور نہ تھے

(ص ۳۳۸) ۱۸۵

اسی طرح حضرت عثمانؓ کی شہادت سے لے کر عثمانؓ کی شہادت تک، ایک
 سب سے پہلے بیان کا جو دعویٰ ہے اس کے سب سے پہلے یہ کہ صحیح میں نہ شہاد
 اس کے اپنے بیانات میں اس وقت کے حالات و واقعات میں نہ تھے
 اس کی فکر صرف ایک ناگاہک امام احمد بن حنبلہ کی ہر گز نہ کرنا کہ عہد دینے
 اس کی روایت اس کو کسی دلیل سے بھی صحیح جواب قرار دیتے نہ تھا اور نہ تھے
 اس کی روایت اس کی ہر گز نہ کرنا کہ عہد دینے اس کی روایت اس کو کسی دلیل سے بھی صحیح جواب قرار دیتے نہ تھا اور نہ تھے

مولانا نے یہی ترجمہ حضرت عثمانؓ سے روایت کے دو حصے کے صحیح عمل تلاش کرنے میں
 ہی اٹھائی ہے! حضرت عثمانؓ سے روایت کے وہ اقدامات جن میں مولانا نے حصہ لیا ہے
 ان میں میں کیسے کیا وہاں مولانا نے اسے مستند تسلیم کیا ہے ان کی طرف نسبت کرنے
 سے پہلے اس بات کا معمولی سا گوشہ رکھنا کہ یہ کہ پہلے ان اقدامات کی صحیح نوعیت خود
 ان کے بیانات میں یا اس وقت کے حالات و واقعات میں تلاش کی ہو، اگر ایسا کرنا کہ
 بعد انھوں نے ان اقدامات کا ذکر کیا ہے، پھر تو انھیں مستند سمجھا جاسکتا ہے، لیکن اگر مولانا
 نے ان تمام باتوں سے انھیں جدا کر دی ہوں بلکہ وہ صحیح روایات بھی جو روایت ہیں جن
 کی رو سے بیشتر روایات کی سمت ہی مشکوک و مشتبہ ہو جاتی ہے، تو پھر اس طرح
 عمل کو ہم تحسین و تعاضل کے کون سے الفاظ سے ادا کریں؟

نیز مولانا کہتے ہیں کہ صفیہ محمد بن ابی بکر اور ابی بکر الاشتر کو گندہ زری کا عہدہ دینے کا
 فعل ایک ایسا ہے جس میں حضرت علیؑ کو حق بجانب قرار دینے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔
 اس لیے اس سے بعد مدتی تلاش کر دی ہے۔ یہاں دو چیزیں عمل طلب ہیں۔
 اول یہ کہ جب حضرت علیؑ کا یہ فعل غلط تھا تو ہم اس اقدام کو کس نام سے توہین کریں
 اس کا یہ نام تدبیر ہی کہیں یا ذاتی غلطی کا نتیجہ؟ جس طرح کہ یہ دونوں الزام بالترتیب
 مولانا نے حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؑ سے روایات کے متعلق عائد کئے ہیں۔

دوسرے یہ کہ حضرت علیؑ کا یہ اقدام اس لیے غلط تھا کہ اس نے عہدہ عہدہ پر نہ لیا
 جو نقل عثمانؓ میں اس کے اس وقت شریک تھے، ایک یہ شرط یا معمولی اقدام اس کے بعد
 بہت سے مشکل نتائج و جوابات سفر تھے، دوسرے غلطیوں میں یہ کہ ایسے کو ہمیں
 اقدام کے نتائج کا، قوم اور اسلام کے حق میں عقیدہ رکھنے یا نہ سمجھنے کی ضرورت مولانا نے

۱۸۵

حضرت عثمانؓ کے متعلق یہاں اس طرح بیان کیا ہے کہ انھوں نے ایسے باطلی مقصد کے جو
 اقلاتی اور ان کی خدمت سے تفریق اور ان کے عہدہ کے داخل تھے جس کے اثرات اسلامی
 معاشرے میں ایسے نہیں تھے، اور حضرت عثمانؓ کی کمال فلاح پالیسی سے وہ
 روایت و ہر ایک نتائج کے دوران حالیکہ مالین عثمانؓ کا ہر دار ایک الامت پر
 فتنہ پر کار ہو گویا سے نیا وہ گھسیا اور عثمانؓ کی پالیسی حضرت علیؑ کی پالیسی سے زیادہ
 ہر ایک نتائج کی حالت تھی۔

مولانا نے حضرت عثمانؓ سے روایت کے تمام اقدامات کے متعلق یہ دونوں چیزیں
 بالوضاحت پیش کی ہیں! ان کے اقدامات کو کیا اس کا نام تدبیر ہی کہا ہے، ذاتی غلطی
 سے ہی تغیر کیا ہے پھر ان کے نتائج کے واقعی نتائج سے بھی کئی گنا بڑھا
 چڑھا کر پیش کئے ہیں، لیکن حضرت عثمانؓ کے اس اقدام کو ہم کس چیز سے تعبیر کریں
 اس کے نتائج کیا تھے؟ اس کے متعلق مولانا نے چپ سادہ لکھا ہے، اس کا ایک
 غیر جانب داری اور سب سے لگ جھوٹ اس بات کا متناقص تھا کہ اس مقام پر بھی مولانا
 سفید کا کجاست ان چیزوں کا وضاحت کرتے، اس واضح جانب داری اور
 غیر متعصبانہ طرز عمل سے بعد بھی مولانا اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں متاثر ہیں کہ انھوں
 نے حضرت علیؑ کی بے جا روایت کی ہے۔

ایک اور نمونہ ہے۔
 مولانا مزید لکھتے ہیں۔

اصول حدیث کی روشنی میں۔

مذکورہ لحاظ سے یہ روایت بخروج ہی نہیں بلکہ ان مشہور مجموعہ روایات میں سے ہے۔ جس روایت کا نام لے کر اسے جھوٹا کہا گیا ہے۔
 ملاحظہ ہو۔ اسی کے بارے میں قیس بن ابی حازم «مداحی کی مجموعہ روایت کا حوالہ اسماء الرجال کی کتاب سے۔

پہلے روایت :

تاریخ حیدری

حضرت روم

خلافت راشده

حکومت

سورة التاج

سید محمد علی میرزا (پدر علی)
 میرزا محمد علی (پدر علی)
 میرزا محمد علی (پدر علی)

فَقِيلَ لَكَ كَيْفَ يَكُونُ

الحمد لله العزیز

مجلس العلماء

الماء في طين في خمسة ايام

48

امام علی کا مرقع | آیتے ہیں کہ میں اُمّیر کا دست بھی تھا اور سب لوگ اسی کے بیان پر دلالت
کرتے ہیں اسی نے ان لوگوں کو ان کی شکست پر ہزیمت دلائی اور جنگ کا حکم دیا اور پھر خود بھی
جہاد میں کمر بستہ ہوئے اور ان کو خلافت کے مقابلے کے لئے اُسیاں اُسیاں میں جرح کیا۔ وہی جہاد ہی
کے بیان میں ہو گئی۔ عذاب وہ پھر جنگ کے لئے روانہ ہوئے۔ اہل زمانہ سے پھر اسے جنگ
اس کے پاس آئے۔ اسی نے اہل دم قرآن کی زندگی میں یہ قید ہو کر حاشائے قرآن کی تھی۔
انہوں نے اسے آزاد کر دیا۔ عذاب ان کے پاس حریفانہ رہی پھر اپنی قوم میں ایک اتنی لپک
قرآن و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور قرآن کے ساتھ کمر بستہ رہے ایک صوبہ کے
لوگوں کو جو کھانے کی اٹلی سے روتہ جوتے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی بات کو یاد کیا
اور اسے مستحق کو ہار دینے کے لئے اُٹھا اور وہی اسی کے لئے انگریز کو بھیج کر اسے لے گئے
اس کے سفر سے حریفانہ ملک کے ساتھ بھی اُٹھا اور کھانے اور ان قبائل کے ساتھ پہاڑی
پتھر اور ان کے کہ وہ تمام لوگ جنگ سے معذور ہو گئے۔ یہ وہ لوگ جو ہزیمت کے
ان پر کھینچے گئے ہیں ان ایک دور کو شمشیر کے لئے بھی ہو گئے۔

کامیاب ہو رہی

7.2. $\text{C}_{10}\text{H}_{16}\text{O}_2$ 100.15

دوسری روایت :-

تمباکوی فست را شده

خلافت حضرت علی

$$\frac{4.7}{\text{---}} \quad \frac{2.28}{\text{---}}$$

سید الشہید علی محمد علی صاحبزادہ
محمد علی صاحبزادہ علی محمد علی صاحبزادہ

تھیں اکیڑی

2000

عالمات اسلاميه

سورة الاحقاف على اتم وجه

الحمد لله رب العالمين

چند چیزیں کتاب کے پیش رو میں آئے ہیں اور ان کے لئے ایک ایک جگہ پر اشارہ کیا گیا ہے۔
 ۱۔ کتاب کے آغاز میں ایک خط لکھا ہے۔

تهدیه التهدیه

الابن حيدر العسقلاني

المحكمة الثامنة

الحاصل

ج (٦) في تحديد الموقوف $\frac{1}{2}$ من ٣٨٦ $\frac{1}{2}$ في المثلث فيس

١٦٨٩ - من إلى حازم واسما حصين بن عوف بن مالك بن

الماء في الدنيا والارض

[illegible]

قال ابن العربي قلنا لا يجوز ان يسمي نفسه
ابن ابي سعيد ثم ذكر الحديث ثم اكد به الحديث واكد به كلامه

ابن ہشام نے کہا کہ مجھ سے یہی ہے سمیع نے فرمایا۔
قیس بن ابی حازم منکر حدیث ہے اور میرا احکا بہت سی
منکر روایتیں بیان کیں ہیں اور ان لوگوں کے کتبوں والی
روایت بھی تھی۔

{ تمهيد التمهيد جلد ١ - ٢ - ٣ - ٤ - ٥ - ٦ - ٧ - ٨ - ٩ - ١٠ }

اب جبر کا کہے حوالے سے جواب کی روایت (بہا) کی حقیقت۔

اسی کتاب

کے لئے اور ان کے لئے اس کتاب میں جو معلومات دی گئی ہیں راستہ قائم کیجئے کہ کیا
ایک اور راستہ بھی ہوگا جس سے اس کتاب کو قاریک خدمت میں تو
اسے اس کتاب میں نہیں رکھ سکتا کہ اسے اس کتاب کے ساتھ پیش کر دیں۔
اسی طرح کی چیز یہ دیکھ کر اس میں اس علم کے یہ راستہ قائم کیجئے کہ یہ کتاب یا
تو ایسا تشبیہ کی ہے جس میں اس میں اس علم کے یہ چیزیں ملتی ہیں۔
مگر یہ تشبیہ سے قبل اس علم میں اس کتاب کے ساتھ اس علم کے یہ چیزیں
کھاتے ہیں اس کے لئے اس تشبیہ کی اس کتاب سے یہ علم کے یہ چیزیں
ہے۔ اس کی تشبیہات تو یہ ہیں اور اس میں اس کتاب کے یہ چیزیں
ہیں۔ اس کتاب کے یہ چیزیں اس کتاب کے یہ چیزیں

اسی کتاب

تشریح نہیں کر سکتے کہ اس میں اس علم کے یہ چیزیں

کے لئے اور ان کے لئے اس کتاب میں جو معلومات دی گئی ہیں راستہ قائم کیجئے کہ کیا
ایک اور راستہ بھی ہوگا جس سے اس کتاب کو قاریک خدمت میں تو

عقیدہ ہادی کی تحریر کا یہ حصہ بھی لکھ کر دیکھئے کہ جب
کے متعلق یہ بات کہی گئی تو آپ نے کیا ارشاد فرمایا۔

اسی کتاب

کے لئے اور ان کے لئے اس کتاب میں جو معلومات دی گئی ہیں راستہ قائم کیجئے کہ کیا

اسی کتاب
تشریح نہیں کر سکتے کہ اس میں اس علم کے یہ چیزیں

اسی کتاب کے لئے اور ان کے لئے اس کتاب میں جو معلومات دی گئی ہیں راستہ قائم کیجئے کہ کیا
ایک اور راستہ بھی ہوگا جس سے اس کتاب کو قاریک خدمت میں تو
اسی کتاب کے لئے اور ان کے لئے اس کتاب میں جو معلومات دی گئی ہیں راستہ قائم کیجئے کہ کیا
ایک اور راستہ بھی ہوگا جس سے اس کتاب کو قاریک خدمت میں تو
اسی کتاب کے لئے اور ان کے لئے اس کتاب میں جو معلومات دی گئی ہیں راستہ قائم کیجئے کہ کیا
ایک اور راستہ بھی ہوگا جس سے اس کتاب کو قاریک خدمت میں تو

رسالہ مسائل

حصہ اول

سید ابوالاعلیٰ مودودی

اسلامک پبلیکیشنز لٹڈ

۱۳-۱۴، شاہ عالم مارکیٹ، لاہور پاکستان

اسی کتاب

کے لئے اور ان کے لئے اس کتاب میں جو معلومات دی گئی ہیں راستہ قائم کیجئے کہ کیا
ایک اور راستہ بھی ہوگا جس سے اس کتاب کو قاریک خدمت میں تو
اسی کتاب کے لئے اور ان کے لئے اس کتاب میں جو معلومات دی گئی ہیں راستہ قائم کیجئے کہ کیا
ایک اور راستہ بھی ہوگا جس سے اس کتاب کو قاریک خدمت میں تو
اسی کتاب کے لئے اور ان کے لئے اس کتاب میں جو معلومات دی گئی ہیں راستہ قائم کیجئے کہ کیا
ایک اور راستہ بھی ہوگا جس سے اس کتاب کو قاریک خدمت میں تو

اسی کتاب

کے لئے اور ان کے لئے اس کتاب میں جو معلومات دی گئی ہیں راستہ قائم کیجئے کہ کیا

رسالہ مسائل

حصہ دوم

سید ابوالاعلیٰ مودودی

اسلامک پبلیکیشنز لٹڈ

۱۳-۱۴، شاہ عالم مارکیٹ، لاہور پاکستان

اسی کتاب کے لئے اور ان کے لئے اس کتاب میں جو معلومات دی گئی ہیں راستہ قائم کیجئے کہ کیا
ایک اور راستہ بھی ہوگا جس سے اس کتاب کو قاریک خدمت میں تو
اسی کتاب کے لئے اور ان کے لئے اس کتاب میں جو معلومات دی گئی ہیں راستہ قائم کیجئے کہ کیا
ایک اور راستہ بھی ہوگا جس سے اس کتاب کو قاریک خدمت میں تو
اسی کتاب کے لئے اور ان کے لئے اس کتاب میں جو معلومات دی گئی ہیں راستہ قائم کیجئے کہ کیا
ایک اور راستہ بھی ہوگا جس سے اس کتاب کو قاریک خدمت میں تو

اسی کتاب کے لئے اور ان کے لئے اس کتاب میں جو معلومات دی گئی ہیں راستہ قائم کیجئے کہ کیا

کے لئے اور ان کے لئے اس کتاب میں جو معلومات دی گئی ہیں راستہ قائم کیجئے کہ کیا

اسی کتاب

حدیث اور تاریخ کا فرق

۳۱۷

بعض حدیثوں میں آکر ان روایات کو جانچنے کے لیے اس امر پر مبالغہ کرنا کہ ان میں کوئی حدیث
 ہے جسے اس نے اور کچھ ہی کہ ظاہر ظاہر دلوں کو اپنے ہر حال سے غور و فکر سے جانچنا ہے اور ان
 روایوں میں وقت کا واقعہ بیان کرنا ہے اس وقت تو وہ جو تاریخ یا بیہوشی میں ہوتا تھا اور
 انھوں کو ایک روایت میں کے حوالے سے بیان کرتا ہے اس سے تو وہ طبعاً غافل ہیں۔
 اس طرح وہ تاریخ اور حدیث کے حقیقی معنی کے اصیل استعمال کو سمجھنے میں اور اس کے بارے
 میں کوئی فکر نہیں کرتے بلکہ ان کے ہر حال سے ان کے ہر حال سے بغیر عقل کی گائی ہے اور ان کے ہر حال سے
 سند میں اختلاف ہے۔ یہ باتیں کرتے وقت وہ اس بات کو ملاحظہ نہیں کرتے کہ ان کے
 سند روایات کی جانچ پڑتال کے یہ طریقہ اصل روایات کے لیے اختیار کیا گیا ہے اور ان کے
 میں ان کے کوئی اور پر عام مطلق اور میں وہ اس پر اور کوئی اور مکتبہ جیسے اہم شریعی امور کا غلط

۳۱۸

ہوتا ہے اور یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ وہ میں کی چیز درست ہے اور کیا غیر درست نہیں
 ہے۔ یہ شرط اگر تاریخ کی روایات کے معاملہ میں لگائی جائے، تو اس کی تاریخ کے علاوہ
 جاننے کا سوال ہی نہیں رہتا۔ وہی ان کی تاریخ کا بھی نہیں کہ ان کے ہر حال سے جو تاریخ یا بیہوشی
 اور تاریخ کے متعلق اب آپ کا واضح نقطہ نظر بھی دیکھ لیجئے۔

۳۱۹

اس میں شک نہیں کہ تاریخ کے معاملہ میں جہاں ہیں اس اور حدیث کے معاملہ میں جہاں
 نہیں ہوتا اس لیے تو تاریخ کے معاملہ میں لگائی جاتی ہے۔ ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے
 ان میں ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے

۳۲۰

اس کے لیے میں جہاں میں کہ وہ ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے

۳۲۱

یہ کہ تاریخ اور حدیث میں جو فرق ہے وہ تاریخ اسلام کے متعلق تاریخ کی تاریخ
 ہے اور حدیث

اب آئیے ان مستند ترین محدثین کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 اور ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 مسلم ان کا ذکر تنقیدی طور پر کرتے ہوئے بھی مزید مزید نام جو جانا ہے کہ
 کہنے کے مستند ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان روایات کو اپنی تاریخ میں درج کیا اور ان سے زیادہ درجہ صحت

کہ وہ خود ہی جانچنے اور جانچنے اور جانچنے اور جانچنے اور جانچنے اور جانچنے اور جانچنے اور جانچنے
 میں کامیاب ہو سکتا تھا۔ ان کو ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 حاصل ہوئی کہ ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 اس پر علم کو ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے

۹۹
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے

۱۰۰
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے

۱۰۱
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے

۱۰۲
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے

۱۰۳
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے

۱۰۴
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے

۱۰۵
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے
 ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے ان کے ہر حال سے ان کی تاریخ کو جانچنے کے لیے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس شخص کے والد کو لکھ بھیجا کہ ادباً نہ کرو اس شخص کے مقابلے میں کچھ سال اس نے بھی کیا۔ لیکن ادباً نہ کرنے سے قانع پا کر۔
مرنے سے قبل حضرت داؤد کو لکھا کہ یہ معاملہ جوابی تو حضرت داؤد نے ادباً نہ کئے اس سے شدید شکریہ طرف سے بھیجئے کا حکم دیا تو وہاں بھی ادباً نہ کیا اب۔ اب
حضرت داؤد نے اسے تیسرے دشمن کی طرف بھیجئے کا حکم دیا۔ سالانہ بھی کیا۔ اور قیسری کا رادباً نہ تہل ہو گیا۔ تو حضرت داؤد نے ادباً نہ کی۔ یہی سے شادی
کر لی وہی حضرت سلیمان کی ماں تھیں۔

ادباً نہ بھی کیا گیا ہے کہ حضرت داؤد کی خطا یہ تھی کہ جب ان کو یہ خبر پہنچی کہ ادباً نہ کی۔ یہی بہت حسین ہے تو انہوں نے یہ تمنا کی کہ وہ ان کے لئے سزا
ہو جائے تو اتفاقاً ایسا ہوا کہ ادباً نہ چھوڑ دیا اور قتل ہو گیا۔ تو حضرت داؤد کو اس کا اتنا غم نہیں ہوا جتنا کسی اور سپاہی کے بارے میں ہوتا۔

تو ایک دن جبکہ حضرت داؤد اپنے غلبہ میں عبادت کے لئے دروازے بند کر کے کھڑے تھے تو ان کی طرف اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں کو بھیجا جو دروازے
کے نہیں آئے تھے تو ان کو اس بات سے غرض نہ کر دیا۔ ان دو فرشتوں نے کہا ڈرتے نہیں ہمارا آپس میں جھگڑا ہے۔ بعض نے بعض پر زیادتی کی ہے۔ آپ ہمارے درمیان
سجالات کے ساتھ فیصلہ کر دیجئے اور اس میں کوئی نا انصافی نہ کیجئے اور یہ اس لئے کہ اس کی طرف ہمارا درپناہ ہے۔ ان سے ایک نے کہا کہ

یہ میرا بھائی ہے اس کی (۹۹) خانہ دہلیا ہوا اور میرے پاس ایک ہے یہ مجھے کہتا ہے وہ بھی مجھے دیتے اور اس معاملے میں بڑی سختی سے
بات کرتا ہے اور مجھ پر زور دیتا ہے اور دیکھتی اس نے میری عورتی کو لے لی ہے۔ حضرت داؤد نے دوسرے سے پوچھا تمہارا بیان کیا ہے اس نے کہا۔ اس نے
سچ کہا۔ میں نے ارادہ کیا کہ میری (۱۰۰) سو پھری ہو جائیں تو میں اس کی دیکھ لے لی۔ حضرت داؤد نے فیصلہ کیا کہ میں اس کی دیکھ لے لی کہ اس کا اندر ہرگز
تیرے پاس نہ چھوڑوں گا یہ میرا فیصلہ ہے۔ قریش نے کہا آپ سے یہ فیصلہ تو کیا ہے لیکن آپ فیصلہ پر قادر نہیں ہیں۔ حضرت داؤد نے کہا کیوں نہیں۔ اگر اس کی دیکھ
لیں اس شاق تو اس کی ناک اور پیشانی کی طرف اشارہ کیا کہ ہاں میں گئے یہاں اور یہاں۔ تو اس فرشتے نے کہا ہے داؤد حالانکہ آپ نے یہ فیصلہ کیا ہے لیکن آپ اس
کو قتل نہیں کیا کہ آپ کو یہاں اور یہاں مارا جائے۔

آپ کے پاس (۹۹) خانہ دہلیا ہوا اور تیرے پاس ایک۔ یہی تھی اور اس کے پاس رہی۔ یہاں تک کہ وہ قتل ہو گیا اور آپ نے اس کی بیوی
کے ساتھ شادی کر لی۔

پھر وہ دونوں فرشتے غائب ہو گئے تو حضرت داؤد سمجھ گئے کہ کس چیز میں اللہ تعالیٰ نے ان کی آزمائش کی ہے اور وہ کس آزمائش میں پڑ گئے ہیں۔ پھر وہ
کھڑے ہو کر بیٹھے کہ یہ خطا ہونے سے ادباً نہ ہونے تک اپنا سر نہیں اٹھایا۔ سوائے ایسی ضرورت سے جس سے چارہ نہیں تھا اور اگر ہر دے رہے۔ یہاں تک کہ ان
کے آستین پہنچتے سے زمین تر ہو جاتی ہے اور وہاں پر گھسنا پڑتا ہے اس کی آگ آگ اس کے منہ کے سر کو ڈھانپ لیا۔ پھر انہوں نے چالیس دن کے بعد اپنے رب کو آواز دی
کہ یا رب میری پیشانی زخمی ہو گئی ہے اور آنکھیں سر گئی ہیں یہ تو کہتے رہے لیکن اپنی خطا کا کوئی ذکر پروردگار نہ کرنا تو اسے کھڑے کر دیا۔ تو
اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز دی گئی کہ میرے پیغمبر کو میرا کھانا کھلاؤں یا نہیں کوئی بیماری ہے تو تمہیں شادی دے دے کہ تم نے علم کیا ہے تم نے علم پروردگار کی مدد کی جلتے تو پھر انہوں نے ان کے آواز کو
کہہ بیٹھا ماری رہے ہیں کہ بھائی اگلیا اور جو گھاس تھی وہ کھج پلنے لگی۔ یہ وہ گھاس ہے اب ان کی توبہ قبول کی اور ان کی طرف دعا کی اپنے سر کو آٹھاد میں تجھے
معاف کرنا ہوں۔ حضرت داؤد نے سوال کیا کہ میرے رب مجھے کیسے علم ہو کہ تو نے مجھے معاف کر دیا۔ تو سچا کہ ہے الغاف و حکمت والا ادباً نہ فیصلے میں
کوئی نا انصافی نہیں کرتا۔ پروردگار یہ بتاتا اس کا دن کیا ہے گا۔ جب ادباً نہ قیامت کے دن آئے گا۔ اپنے سر کو اپنے اپنے سر کو آٹھاد میں سجھو
ہوئی ہوں گی اور اس کی پیشانی ان کے پیشانی سے پسینہ پھوٹ رہا ہو گا اور ان کے پیروں پر رہا ہو گا۔ تب فرشتہ کی طرف ارادہ یہ فرما کر دیا ہو گا کہ میرے پیروں کو ان
سے حوالہ کیجئے کہ کس وجہ سے مجھے نکل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو دیکھ کر اس کی گھبراہٹ میں جس میں معاف کر دیا ہے اور جب ایسا موقع آئے گا تو میں تم کو
بھی بلاؤں گا اور ادباً نہ بھی موجود ہو گا اور میں اس سے بدید مانگ لوں گا کہ تم جانتے ہو کہ میں نے اس سے بدید میں سے دو۔ وہ مجھے بدید میں سے دے دینا اور اس کے
پرے میں اسے جنت دے دینا کہ اب ان کے خلاف شکایت نہ کر۔ حضرت داؤد نے اس سے دعا کی کہ ادباً نہ میں نے سمجھ لیا کہ تو نے مجھے معاف کر دیا اور جب وہ موقع
آئے گا تو نجات کر دے گا۔

تو اس کے بعد حضرت داؤد ہیں اتنی طاقت میں تھے کہ ان کو ہر طرف نگاہ کر سکیں کہ اللہ تعالیٰ سے شرم آتا تھا کہ ایسی بات نہ کہنے کی ہے

اے صاحب مہربان! طفیل صاحب کا یہ اعتراف بھی دیکھئے کہ جو باتیں انہیں نا مناسب نظر آتی ہیں انہوں نے اسے قریب سے حذف کر دیا ہے جس میں یہ
- محو و منکر کا مضمون بھی شامل ہے۔

مقالہ اول: کتب پر آیت کی صحت سے عبارت ہے کہ جو کتاب ہے اور وہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے
جوابی طور پر ہے اور اس کا کتب کے تحت ال آیت پر آیت کی صحت سے عبارت ہے کہ جو کتاب ہے اور وہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے
انصاف پر مشتمل ہے اور اس کے تحت ال آیت پر آیت کی صحت سے عبارت ہے کہ جو کتاب ہے اور وہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے
مقبول ہے اور اس کے تحت ال آیت پر آیت کی صحت سے عبارت ہے کہ جو کتاب ہے اور وہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے
درستی ہے اور اس کے تحت ال آیت پر آیت کی صحت سے عبارت ہے کہ جو کتاب ہے اور وہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے
حق ہے اور اس کے تحت ال آیت پر آیت کی صحت سے عبارت ہے کہ جو کتاب ہے اور وہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے

۲۵
یہاں یہودی اور مسیحی کے لئے جو کہ صحت کے لئے اور ان کے خلاف تمام کی کوئی بات
وہ یہودی اور مسیحی کے لئے ہے اصل مضمون سے سب سے پہلے ہٹا دیا ہے۔ البتہ جس میں خداوند
مستور اور سب کی سو فیصد تو یہ بات کہ میں نے یہودی اور مسیحی کے لئے جو کہ صحت کے لئے اور ان کے خلاف تمام کی کوئی بات
نہیں ہے جو کہ اس کے خلاف تمام کی کوئی بات کہ میں نے یہودی اور مسیحی کے لئے جو کہ صحت کے لئے اور ان کے خلاف تمام کی کوئی بات
کا کوئی خاص تعلق نہیں۔

اس کے ساتھ ہی اس نسخے کا حوالہ بھی دیکھئے جس کے لئے سب سے اول طفیل صاحب
نے لکھا ہے کہ ترجمہ کرتے وقت ان کے پیش نظر رہا۔ جیسا کہ انہوں نے
تقریر کیا ہے کہ :-

۲۶
اس نام میں میرے ساتھ ملک دین محمد اور منیر ستر لکھنؤ کا شائع کردہ مولانا
مولوی محمد حسین صاحب کوئی لاہور شائع کیا اور ان کا اردو ترجمہ کتب خانہ مولانا
محمد حسین صاحب کی لاہور میں موجود تھا۔ لیکن ترجمہ کے ساتھ ساتھ مولانا
کوئی لاہور شائع کیا اور منیر ستر لکھنؤ کا شائع کیا اور ان کا اردو ترجمہ کتب خانہ مولانا
محمد حسین صاحب کی لاہور میں موجود تھا۔ لیکن ترجمہ کے ساتھ ساتھ مولانا
کوئی لاہور شائع کیا اور منیر ستر لکھنؤ کا شائع کیا اور ان کا اردو ترجمہ کتب خانہ مولانا
محمد حسین صاحب کی لاہور میں موجود تھا۔ لیکن ترجمہ کے ساتھ ساتھ مولانا



۲۷
یہودی اور مسیحی کے لئے جو کہ صحت کے لئے اور ان کے خلاف تمام کی کوئی بات
وہ یہودی اور مسیحی کے لئے ہے اصل مضمون سے سب سے پہلے ہٹا دیا ہے۔ البتہ جس میں خداوند
مستور اور سب کی سو فیصد تو یہ بات کہ میں نے یہودی اور مسیحی کے لئے جو کہ صحت کے لئے اور ان کے خلاف تمام کی کوئی بات
نہیں ہے جو کہ اس کے خلاف تمام کی کوئی بات کہ میں نے یہودی اور مسیحی کے لئے جو کہ صحت کے لئے اور ان کے خلاف تمام کی کوئی بات
کا کوئی خاص تعلق نہیں۔

اور یہ ظلم بھی دیکھئے کہ قرآن مجید اور سب کے احادیث کے خلاف مطلب دیا جس
سے میر خدایا کتاب کو ترجمہ کر کے جہاں طفیل صاحب کا ارشاد ہے کہ ان
محو و منکر کا مضمون بھی شامل ہے۔

سکھو و سیکھو کا بیان ہوتا ہے

۲۸
ہاں اگر کہہ دوں کہ جس وقت معارف نے سکھو و سیکھو کا بیان کیا ہے وہ ایک مشکل
کا بہت سے کتب میں جو کہ صحت کے لئے اور ان کے خلاف تمام کی کوئی بات
نہیں ہے جو کہ اس کے خلاف تمام کی کوئی بات کہ میں نے یہودی اور مسیحی کے لئے جو کہ صحت کے لئے اور ان کے خلاف تمام کی کوئی بات
کا کوئی خاص تعلق نہیں۔

۲۹
یہودی اور مسیحی کے لئے جو کہ صحت کے لئے اور ان کے خلاف تمام کی کوئی بات
وہ یہودی اور مسیحی کے لئے ہے اصل مضمون سے سب سے پہلے ہٹا دیا ہے۔ البتہ جس میں خداوند
مستور اور سب کی سو فیصد تو یہ بات کہ میں نے یہودی اور مسیحی کے لئے جو کہ صحت کے لئے اور ان کے خلاف تمام کی کوئی بات
نہیں ہے جو کہ اس کے خلاف تمام کی کوئی بات کہ میں نے یہودی اور مسیحی کے لئے جو کہ صحت کے لئے اور ان کے خلاف تمام کی کوئی بات
کا کوئی خاص تعلق نہیں۔

۳۰
 غزالی پاکستان اسمبلی کی
 میری گرفتاری پر بحث کے نتیجے میں ۲۲ جون ۱۹۷۱ء کو مجھے رہا
 کر دیا گیا۔ گویا قلمبندی صرف اسی کام کے لیے تھی۔

میری ساری زندگی کے بعد ہر بات میرے دل و دماغ پر مستعد ہو گئی
 اور میرے لیے میری زندگی کے ہر لمحے کو دوسرے لوگوں کی مثال بنانے
 کا کوشش کرتا رہا۔

آج کل کے نئے نئے بعد بھی ملک کے عوام نے جماعت اسلامی اور اس کے سربراہوں کی کوئی خدمت کی تو انہوں نے پوری طرح اپنے آپ کو اکثریت کا ہم سنگ
 اور ہم عقیدہ ثابت کرنے کے لیے انہی قدم اٹھایا اور۔

ایمان - عقیدہ - توحید اور آخرت

گو عوام کی خوشنودی کی بھینٹ چڑھا دیا۔ اور جماعت اسلامی کے لیڈر پر وہ غیر عقیدہ احمد صاحب نے، ایکشن کے دوران جہاں ایک طرف غریب فکر
 کے مزے پر پھولوں کی چادر چڑھائی تو دوسری طرف امام میرا کے مزے پر جاکر چادر چڑھائی 'دستار بندی کی' اور آخر میرے دوزخ ارشاد فرمایا کہ 'برسرِ اقتدار آنے
 کے بعد رائے بندی سے امام میرا کے مزے تک آنے والے راستہ کو اسلام آباد کی سڑکوں کی طرح بنایا جائے گا۔ اب ایک طرف پر دھیرے عقیدہ احمد کو چادر چڑھاتے ہوئے
 دیکھتے اور دوسری طرف عید سو روپی کی تقسیم القرآن جلد دوم سورہ الاعراف کا حاشیہ دیکھتے۔



جلد ۱ - شماره ۳۱

تصویریں

جماعت اسلامی کے بانیوں کا درخت

بابا فرید کے مزار پر ماضی

ماہِ یکم پر چار سو سال پہلے
 بابا فرید کے مزار پر ماضی کی یادیں
 ۲۹



۱۰۰ سال کا جشن
 ۱۰۰ سال کا جشن

بابا فرید کے مزار پر ماضی
 کے مزار پر ماضی کی یادیں
 ۱۰۰ سال کا جشن
 ۱۰۰ سال کا جشن

نوائے وقت

بابا فرید کے مزار پر ماضی کی یادیں
 بابا فرید کے مزار پر ماضی کی یادیں

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : إِتَّفَقُوا عَلَى تَعْيِينِهِ
عَلَى اسْمِ مُعْتَبِدٍ لِقَبْرِ اللَّهِ -

كَعَبْدِ عَمْرٍو . وَعَبْدِ الْكَفَّةِ . وَمَا
أَشْبَهَ ذَلِكَ حَاشَا عَبْدَ الْمَطْلِبِ
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : قَالَ لَمَّا تَقَرَّبَا
أَدْرَحَمَتْ فَأَتَتْهَا إِبِلِيٌّ فَقَالَ :
إِلَيَّ مَا جِئْتُمَا الدَّعِيَّ أَخْرَجْتُكُمَا
مِنَ الْبَنَةِ لَتُعْلِيَعِي أَوْ لَأَجْعَلَنَّ
لَهُ قَرْيَبَ إِبِلٍ فَيَحْدُجَ مِنْ
بَطْنِ بِلَالٍ فَيُشْفَى وَ لَأَفْعَلَنَّ
يُخَوِّفُهُمَا سَيْبَاءُ حَتَّى يَأْتِيَ قَابِيَا أَنْ
يُعْلِيَعَا فَعَرَجَ مَيْتَا -

ثُمَّ حَمَلَتْ فَأَتَتْهَا فَقَالَ وَمِثْلُ
قَوْلِهِ مَنَابِيَا أَنْ يُعْلِيَعَا فَخَرَجَ مَيْتَا -
ثُمَّ حَمَلَتْ فَأَتَتْهَا فَذَكَرَتْهَا
فَأَذَرَكَهَا حَبَّ الْوَلَدِ فَمَيَّاهُ

۲۶۷

جب اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک صحیح و سالم بچہ سے دیا تو وہ اس کی
اس کی بخشش و عنایت میں دوسروں کو اس کا مشرک ٹھہرانے لگے۔
اللہ تعالیٰ بہت پسند و پرہیز ہے اُن مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ
کرتے ہیں۔

علامہ ابن جریر رحمہ اللہ کہتے ہیں مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہرگز
نام رکھنا حرام ہے جس میں خیر اللہ کی طوط جبریت کا اظہار ہو جیسے عبد عمرو
عبد کعبہ وغیرہ۔ صرف عبد اللہ کے لئے مستثنیٰ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سورۃ اعراف کی مذکورہ آیت کریمہ کی
تفسیر یہ کہ ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام اور حوا ایسی میں سے تو یہ عالم
ہوئیں۔ ایسی ان کے پاس اگر کہنے لگا کہ میں وہی ہوں میں نے جہنم جنت
سے نکالا۔ میری بات مانو اور ہونے والے بچے کا نام عبد العارث رکھا تو انہیں
اس کے سر پر بار سنگ کے دو سنگ بتا دوں گا جس کی وجہ سے یہ بچہ تمام ایش
پر کرکھے گا اور میں یہ کروں گا، وہ کروں گا۔ لیکن حضرت آدم و حوا علیہ السلام

نے اس کی ایک نہ مانی چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو وہ مردہ ہوا۔

حضرت حماد پروردگار عالم ہوئیں تو شیطان نے اگر میری ہی کہا لیکن حضرت
آدم اور حوا علیہ السلام نے اس کی بات نہ مانی اور میرے مردہ بچہ پیدا ہوا۔ پھر میری
دوسری حضرت حماد ہوئیں تو شیطان نے میرا اگر بچہ نہ لے گی تو میں کی جانتا ہے
اُن کے دل میں ہے کہ عبت پیدا ہو گئی اور انہوں نے بچہ پیدا ہونے کے بعد
اُس کا نام عبد العارث رکھ دیا۔ اُن مشرکانہ باتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے

۲۶۸

عَبْدَ الْحَارِثِ فَذَلِكَ يَقُولُ : جَعَلُوا
شُرَكَاءَ فِيمَا أَنَّهُمَا - (علاء ابن اسحاق)
وہی صحیح عن قتادہ رحمہ اللہ قَالَ : شُرَكَاءُ
فِي حِلَاةِهِ وَ لَوْ مِثْلُ فَبِ عِبَادَتِهِ
وہی صحیح عن معاویہ رحمہ اللہ قَالَ : لَئِنْ
أَتَيْتُمَا صَالِحًا - قَالَ : أَشْفَقَا أَنَّهُ
لَا يَكُونُ إِنْسَانًا -
وَذَكَرَ مَقْنَاهُ عَنِ الْحَسَنِ وَسَيِّدِهِ
وَقَبْرِهِمَا -

ہمراہ

تَعْيِينِهِ عَلَى اسْمِ مُعْتَبِدٍ
لِقَبْرِ اللَّهِ
تَفْسِيرُ الْآيَةِ -

إِنَّ هَذَا الشِّرْكَ فِي مُجَرَّدِ
تَسْمِيَةٍ لَمْ تُقَصِّدْ حَقِيقَتَهَا -
إِنَّ هِيَ اللَّهُ لِلتَّجَلِّي
الْبَدَنَةِ التَّوْبَةِ مِنَ النِّعَمِ -

۲۶۹

مگر "جملہ شریعت"

ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے صحیح سند سے روایت کی ہے جس میں
وہ زیر بحث آیت کے لغوی معنی کے لئے ہیں کہ "انہوں نے صرف شیطان



ترجمہ از مولانا محمد رفیع الدین صاحب: "المعجم الوسیط" میں تفسیر پر مبنی

"میں اگر کہیں علماء میں واقعہ حضرت آدم و حوا علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے کہ انہوں نے اپنے اپنے کام میں مصروف تھا۔ ان لوگوں کی زندگی کی تصویر ہے اور نہ خرم و شادمانی کی تصویر کی تمام باتوں کی وضاحت کا ہند۔ ہر کتاب کا اقتراہ کا مجموعہ ہے۔ اور ان کی تفسیر بھی ہے۔ صحیح بات ہے کہ یہ کتاب بھی علمی ہے۔ اسے بھی اہل علم کو پڑھنی چاہیے۔

اسی ابن حزم کی تنقید کو کتاب التوحید میں دوسری شرح قرۃ عمیون الموحیدین کی جلد دس کے حصہ ۵۷ پر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

قرۃ عمیون الموحیدین

ترجمہ از مولانا محمد رفیع الدین صاحب

الاعمال والاعمال عبد الرحمن بن محمد بن عبد الوہاب

مکتبہ دارالعلوم دیوبند

طبع ۱۳۸۵ھ

تجزیۃ الشیخ محمد بن عبد الوہاب

۱۳۸۵ھ

ایک اہم مقام پر کتاب التوحید میں محمد بن عبد الوہاب کی کتاب تفسیر پر ایلاہیہ عالم کی تنقید بھی ملاحظہ ہو۔

کتاب التوحید

الذی هو حق الحق علی التہجد

طبع ۱۳۸۵ھ

مکتبہ دارالعلوم دیوبند

طبع ۱۳۸۵ھ

دارالعلوم دیوبند

الکتابۃ الفکر من زیارات قدیم طبع ۱۳۸۵ھ آپ کا حق کی تصویر ہے اور نہ خرم و شادمانی کی تصویر کی تمام باتوں کی وضاحت کا ہند۔ ہر کتاب کا اقتراہ کا مجموعہ ہے۔ اور ان کی تفسیر بھی ہے۔ صحیح بات ہے کہ یہ کتاب بھی علمی ہے۔ اسے بھی اہل علم کو پڑھنی چاہیے۔

۱۔ مکتبہ دارالعلوم دیوبند میں اس کتاب کی تصانیف کا مجموعہ ہے۔ ۲۔ مکتبہ دارالعلوم دیوبند میں اس کتاب کی تصانیف کا مجموعہ ہے۔ ۳۔ مکتبہ دارالعلوم دیوبند میں اس کتاب کی تصانیف کا مجموعہ ہے۔ ۴۔ مکتبہ دارالعلوم دیوبند میں اس کتاب کی تصانیف کا مجموعہ ہے۔ ۵۔ مکتبہ دارالعلوم دیوبند میں اس کتاب کی تصانیف کا مجموعہ ہے۔ ۶۔ مکتبہ دارالعلوم دیوبند میں اس کتاب کی تصانیف کا مجموعہ ہے۔ ۷۔ مکتبہ دارالعلوم دیوبند میں اس کتاب کی تصانیف کا مجموعہ ہے۔ ۸۔ مکتبہ دارالعلوم دیوبند میں اس کتاب کی تصانیف کا مجموعہ ہے۔ ۹۔ مکتبہ دارالعلوم دیوبند میں اس کتاب کی تصانیف کا مجموعہ ہے۔ ۱۰۔ مکتبہ دارالعلوم دیوبند میں اس کتاب کی تصانیف کا مجموعہ ہے۔

کی بات دینی تھی، جہاں سے نہیں کی تھی۔

تیسرا ایسا ہی عالم تھا جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے آیت لفظ اہمیت کی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے کہ:

"وہ قدسے کہ نبی و پیغمبر پر بیعت انسان نہ ہو۔"

حضرت حسن البصری اور سید قتیبہ سے بھی اسی طرح اقوال ملے ہیں۔

اس باب میں چند ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① ہر وہ نام جس پر غیر اللہ کی بندگی کی جاتی ہو وہ نام دیکھ کر حرام ہے
- ② سورۃ اعراف کی آیت کی تفسیر
- ③ مذکورہ اللہ حضرت آدم و حوا علیہ السلام کے واقعہ میں جس شرک کا ذکر ہے جس کا تعلق صرف نام رکھنے سے ہے یہی شرک منسوخ نہ تھا
- ④ کہ جس شخص کے دل میں یہ خیال ہو کہ یہاں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

۳۷۰

للملک

وَكُفِّرَ السَّلَفَ - الْفَرَقَ بَيْنَ الشِّرْكِ فِي الطَّاعَةِ وَ الشِّرْكِ فِي الْعِبَادَةِ -



- ⑤ سلف اہمت کا شرک فی الطاعت اور شرک فی العبادۃ میں فرق کو خوب واضح فرماتا۔



کتاب التوحید میں موجود اس جھوٹی اور مفسود روایت پر تنقید بھی کتاب التوحید کی شرح ہدایت المستقیم کے حاشیہ پر ملاحظہ ہو۔



وہاں ان کے دو غلاموں و فقیروں کو کتاب میں مذکور ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

تذکرہ شہداء و شہیدان

م. ۱۰۰	م. ۱۰۰	م. ۱۰۰
--------	--------	--------

۱۰۰
 ۱۰۰
 ۱۰۰

DATE	IN	FOR
1941		

[illegible]

تطهير الاعتقاد من دون الجملة كالقول

ان میں سے اکثر لوگ جو مسٹر کا حق توڑتے ہیں، اس سے کہہ سکتے ہیں کہ اس نے اپنے
 پوتہ کا کیا قصہ نہیں دیا۔ اس کا نام بھی اسی ہے، اس کے باوجود اسے مسٹر کہیں اور
 وہ جوں کی توڑ مانتے ہیں۔

بلکہ اللہ نے اپنی اہمیت میں سوائے کسی اور کوئی شریک سے تعبیر فرمایا۔ عبادت کا اندازہ
 چند سوے ہو، اور کاسیوں و غلاموں سے لے کر ان جہانوں کے خدایہ کوئی کے دلوں میں اپنا شریک
 حاصل کرنا یا مال ہے۔ ہزار برس اس کی عبادت اور قربانیت حاصل نہیں کر سکتے اور اسے
 شریک سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مسلم شریعت میں حکومت ابوہریرہؓ کی روایت میں مذکور ہے
 کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لہٹ لڑکھن سے ہے اللہ تعالیٰ فرما کہ ہے کہ

أَنَا أَعْلَمُ الشَّرَّاءَ وَالْبَيْعَ مَنْ مَوْلَى صَمْعَةَ أَشْرَكَ بِهَا رَبَّهَا
خَيْرٌ عَمَّا يُشْرِكُونَ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ

ہیں تو شریک کا علاج نہیں۔ جس شخص نے اسے اعلیٰ کیا کہ اس میں میرے ساتھ کسی دیگر کے شریک کیا تو میں اس کی اس کے شریک کے اعلیٰ کی پروا نہیں کرتا۔ میری اس کا اعلیٰ قبول نہیں کرتا۔

الحمد لله الذي جعل في هذه القصة دواءً لكل داء
- فانما طاعتنا الشريعة في كل شيء ولا نكفر بها - والحمد لله
- كما يجب ان يشهد حنيفة آدم ابن حنيفة - كما هو في الاصل - كما هو في الاصل -

یہ شریک ہیں۔ یہ لاکھ لاکھ عبد اللہ شریک ہیں۔

[illegible]

آداب سید مودودی کے ان افتاء مودعین کی مستند تاریخوں کی تصدیق علیہ روایت پر ان کی تشدید ملاحظہ ہو۔ ساتھ ہی ان کی تحریر پر بھی ان مودعین اور ان کی تاریخوں کے بارے میں غور کے سامنے رکھئے۔

طیقات ابن سعد

حبس قول
الحب اليتي

(1)

مستند	مستند
نور محمد بن عبد الله الشافعي	نور محمد بن عبد الله الشافعي

نفیس اکیڈمی

امیر محمد علی خان

حضر اہل

تجارت ازین جهت

مقام کا پہلا مستقر

نفاذ میں مذاق ہو ان کچھ میں سلطان روایت کرتے ہیں کہ مستحق کہتے تھے،
 میرے استاد والد سلطان کو ابو بکر سے یہ روایت کرنے سے منع کہ عبد العزیز
 ابو طالب سے اس روایت میں خالد کو شہید تھا کہ عبد العزیز کا نام تھا ابو طالب
 عبد اللہ کے انتقال کو جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب کوئی چیز بھیج
 مغربین پہنچے تو ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج دیتے ایک مرتبہ شام کا رات کیا
 سزاؤں پہنچ کر تو چڑھتے وہاں ایک راہب یہ ان کے پاس آئے کہتے تھا۔
 تم میں کوئی صالح لڑکا ہے ؟

ہم یہاں پہنچے تو ان کے پاس سے گزر کر ان کے پاس پہنچے اور ان کے پاس پہنچے

مسائل ۱۸۴

۴۰ یا اسی قبیلہ کا جواب دیا تھا۔

عالمی ادبیات

حم میں ایک صالح آدمی ہے۔ کچھ دنوں کے بعد پھر یہ تھا،

اس آیت کے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہاں ہے؟

مخاطب لعمامہ خط :

ۛ اسما کے دل اور مریضوں کا دل ہے۔ - جہاں عجایب دنیا کی لگا

- اس کے لئے دعا ہے

۱۰۰

احفظ هذا العلم، ولا تذهب به الى الشام، انك اليهود



غزیه الطایبین

تألیف مولانا محمد رفیع الدین
مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند



غزیه الطایبین

مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

جلد اول - ۱۲۷ - ۱۲۸



جلد اول - ۱۲۷ - ۱۲۸

مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند
تألیف مولانا محمد رفیع الدین
مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند
تألیف مولانا محمد رفیع الدین
مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند
تألیف مولانا محمد رفیع الدین
مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

غنیۃ الطالبین

عربی - اردو

مکتبہ طبع فی قیوم پورہ فی شہرہ قادیان
سہم مولانا محبوب احمد

تقریباً

قرن سید پبلشرز لاہور

۱۴۳ - ۱۴۱

مکتبہ طبع فی قیوم پورہ
سہم مولانا محبوب احمد

غنیۃ الطالبین

عربی - اردو

مکتبہ طبع فی قیوم پورہ
سہم مولانا محبوب احمد

۱۵۱ - ۱۵۲

وہن قیوم پورہ فی قیوم پورہ

غنیۃ الطالبین
فتوح الغیب مترجم

مکتبہ طبع فی قیوم پورہ فی شہرہ قادیان
سہم مولانا محبوب احمد

مکتبہ طبع فی قیوم پورہ فی شہرہ قادیان
سہم مولانا محبوب احمد

۳۵۱ - ۳۴۴



۲۱۸ - ۲۲۱



۱۵۱ - ۱۵۲



۱۴۶ - ۱۴۷



۱۸۱ - ۱۸۲



۱۴۱ - ۱۴۲

لاہور میوزیم لائبریری محمدی مسجد چیمبرن خامہ روم

لاہور میوزیم لائبریری محمدی مسجد چیمبرن خامہ روم

۱- غنیۃ الطالبین
۲- غنیۃ الطالبین
۳- غنیۃ الطالبین

والتسليم

حضرت ابیہ حنفیہ رحمہ اللہ عنہما صاحبہ قرآن

مسئلہ سماع موتی

ایہاؤم جو حضرت امیر مومنین علیؑ کے لیے لکھا گیا ہے۔
عاصم بن عبدیلم علیؑ کے ارادہ نامہ علی رضی
حق تعالیٰ عنہ کے تسلیم جو اس کے بعد لکھا گیا ہے۔
پھر اس کے بعد لکھا گیا ہے کہ جو اس کے جواب میں
اس کے بعد لکھا گیا ہے کہ جو اس کے جواب میں

حافظ محمد قاسم صاحب کی یہ تحقیق محکو کہ کون صحیح ہے اس میں تاہم اس تبدیلی فکر کی نشاندہی کر رہی ہے جو علامتہ اہل حدیث میں اس روایت کے بارے میں پیدا ہو رہی ہے۔

آجے اب دوسرے اہل حدیث عالم فضل الرحمان کلیم لاٹھی کی حاجب
کہا۔ اس روایت پر واضح تحقیق سے تصدیق کیجیے۔

ایک تحقیق کے مقالہ

فہمائجر نے کا اسلامی مقصد

فصل الرحمن کلیم کاشمیری

سابقہ فتویٰ میں دفتر قدسہ مبارک
میں موصول ہونے والے خط کو جسے اقبال

27

پانچویں روایت

عبد شامس بن عبد بن المقري لأحد واهل الامم الجيدة
من اولاد علي بن ابي طالب بن عبد من قيسه عن ابى هاشم
وجي القيسية ان قيس بن ابي طالب بن عبد من قيسه
من اهل الامم الجيدة عن ابي هاشم بن عبد من قيسه
عن ابي هاشم بن عبد من قيسه

ایں روایت میں کہ انفق علی الخیر و سحر لى لوف و خوب کی کسی ہے کہ
 آپ نے فرمایا ہے کہ جب کبھی کوئی شخص جو آپ سے ہم جیسے کو تو میری قوم
 کو کسی کی طرف اشارہ فرمائی تو اس سے گناہ کی گنتیں کہ سلام و جواب نہ
 دیں۔ اور اس سے بھی بعض لوگ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کی کوئی گنتی ہو
 تو یہ یاد رکھنا کہ اس سے بچنا ہے۔ اور اس سے بچنا ہے۔ اور اس سے بچنا ہے۔
 اور اس سے بچنا ہے۔ اور اس سے بچنا ہے۔ اور اس سے بچنا ہے۔ اور اس سے بچنا ہے۔
 اور اس سے بچنا ہے۔ اور اس سے بچنا ہے۔ اور اس سے بچنا ہے۔ اور اس سے بچنا ہے۔

اور ہر اور کو یہی کہہ رہا تھا کہ یہ اللہ کا رسول ہے اور ان کی تعریف ہے ابن عباس
نے کہا کہ اے خدا! اچھا! بھلا! علی کا کہنا ہے کہ اے اللہ! تو نے اپنے رسول کو

42

میری بیوی نے اس واقعہ کے بعد میری طبیعت میں یہ فرق نہیں ہے کہ تخریبِ کتاب علیہ السلام ۱۳۲۳ھ
۱۳۲۳ھ کا واقعہ اس میں کیا فرق لگتا ہے۔ یہ سببت بھی ہے اور اور میری ترقی کے اس کا اثر
میری طبیعت میں ہے۔ (تعلیمِ اربعیت صفحہ ۱۵۲) اور اس کے ان تمام صفحہ ۱۳۲

اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ مان لیا تو پھر ان کو صفات الہی میں بھی شامل کر لیا۔ در ایک باطنی ادھر موصوعہ درایت پر یہ عقیدہ بنایا گیا کہ دُور و سلام کے اعلان براہ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش ہوتے ہیں۔

آج سارے اہل حدیث اس باطل عقیدے کو بے چہرہ و ہرمان
رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے مشہور و معروف علماء اس پر تصدیق کی ہر شے
کر چکے ہیں۔ عکلاء عقیدہ۔

مجلس ۱۲۸۰
مجلس ۱۲۸۱
مجلس ۱۲۸۲

فتاویٰ تذبذب

مفتی محمد رفیع

بیتا اول

پاکستان

اہل حدیث کا ذکر

کتابخانه عمومی

وقد هتم عن ابن عباس مرفوعاً
 "ما من أحد... الخ زيل الاطار
 جزء ۸ کتاب الجمعۃ ص ۱۱
 امام ابن عیادہ فرماتے ہیں:
 ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ای من حدیث ابن عباس مرفوع
 الاما فی جزء ۸ ص ۱۱

ابن عباس نے جو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے وہ صحیح ہے۔
 ابن عباس کی یہ حدیث ثابت ہے۔

الغرض حدیث مذکور بالکل صحیح ہے۔ مؤمن مردہ کو سلام کہنے کی خبر ہوتی ہے اور وہ پہچان بھی لیتا ہے اور سلام کا جواب بھی دیتا ہے معلوم نہیں موصوف نے اس حدیث کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ اس حدیث کو پر وہ اختصار میں کیوں رکھا؟ حالانکہ یہ حدیث اس مسئلہ میں قطعاً صریح ہے کہ مؤمن مردہ کو سلام کا جواب دیتا ہے۔ نظریہ کی حمایت میں اتنا غلط تو نہیں بننا چاہیے۔ موصوف نے مراد کو سلام کہنے کے سلسلے میں جو جواب دیا ہے اور جو صفحہ ۷۵ پر خط کشیدہ عبارت سے ظاہر کیا گیا ہے کیا اس جواب کی اس حدیث کے سامنے کوئی وقعت باقی رہ جاتی ہے؟

اور توحید خالص قسط دوم میں جب اس باطل روایت کی حقیقت کھول کر بتائی گئی تو تحقیق کے روپ میں آئے والے تعدد نیز طوقان و دوسالی
 بہ کسی خاموشی میں تبدیل ہو گیا۔ ملاحظہ کیجئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم	
کتابت	عبدالحفیظ
اشاعت	۱۴۱۱
تعداد	ایک ہزار
سال طبع	۱۴۱۱ھ مطابق ۱۹۹۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کتابت عبدالحفیظ
 اشاعت ۱۴۱۱

اگر اللہ تعالیٰ کسی قوم کو اس امت و ملت سے تو اس سے یہ کمالی لازم نہایت
 کہ یہ بھی اسے مسئلہ یہ قاریں معلوم نہیں اللہ تعالیٰ فرمادے گا کہ کیا تم لوگوں
 اللہ تعالیٰ کو سلام دینے والے سے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ ہی تو ہے اللہ تعالیٰ کو سلام دینے والے
 ہی تو ہے اللہ تعالیٰ کو سلام دینے والے سے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ ہی تو ہے اللہ تعالیٰ کو سلام دینے والے
 چاہئے نہ اللہ تعالیٰ کو سلام دینے والے سے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ ہی تو ہے اللہ تعالیٰ کو سلام دینے والے
 اللہ تعالیٰ کو سلام دینے والے سے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ ہی تو ہے اللہ تعالیٰ کو سلام دینے والے

جواب مذکور میں مذکورہ الفاظ ملاحظہ فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ کو سلام دینے والے سے
 کہ سلام کہنے وقت ہی مدح ہوتا ہے جس عبادت میں اللہ تعالیٰ کی یاد کی جائے
 نظر نہ کی جائے عبادت اللہ میں گریہ و گھر کے کوثر و مان لیا تو میں شریک ہو جائے
 گویا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مدح ہی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کو سلام دینے والے کی مدح و ثناء
 تو ہی چیز کی چیز ہی ہے نہ لیا گیا اللہ تعالیٰ کو سلام دینے والے کی مدح و ثناء
 میں ہی اللہ تعالیٰ کی مدح و ثناء ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کو سلام دینے والے کی مدح و ثناء
 لیا جائے جس وقت چاہیے اور اللہ تعالیٰ کو سلام دینے والے کی مدح و ثناء
 اس سے اللہ تعالیٰ کو سلام دینے والے کی مدح و ثناء ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کو سلام دینے والے

چاہئے نہ اللہ تعالیٰ کو سلام دینے والے سے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ ہی تو ہے
 اللہ تعالیٰ کو سلام دینے والے سے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ ہی تو ہے
 اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو سلام دینے والے کی مدح و ثناء ہے

ہائے کہ اس زود پیشیاں کا پیشیاں ہونا

کاش اس شعر کے غفلت میں پڑے ہوتے مسلمان ہوش میں آجاتے کہ نہ جانے کتنے بد نصیب امیر المسلمین کی تحقیق کی جھڑکرا اس عقیدے کو
 لئے ہوتے جنہم کا ایدھن بن گئے۔ کاش کہ وہ جنہم سے بچنے کی کوشش کرتے۔ اب ہم امیر المسلمین کی تحریر کا وہ شاہکار پیش کرتے ہیں جو ۱۱ سال سے ان کا
 نام روشن کرتے ہوئے ہے۔ امیر المسلمین نے (ذہن پرستی قسط اول) کے ایڈیشن اول و دوم کے صفحہ ۵۱، ۵۰ پر اس کا یوں مظاہرہ کیا ہے۔ اسکے ساتھ
 ہی ملاحظہ فرمائیے (یہ تحریر یہ آستانے) کے ایڈیشن اول و دوم کے صفحہ ۱۶ کی نقل جس کا حوالہ موصوف نے دیا ہے۔

لیکن جن کو نہ ماننا ہو وہ نہیں ملتے، فرماتے ہیں۔
 "مذہب ہوتا ہے" (یہ تحریر) ایڈیشن اول و دوم
 یہ روایت کیوں نقل کی ہوئی ہے؟ اس کی وہ تعلق ہے موصوف نے تحریر فرمائی

ذہن پرستی
 (۱)

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِي الْقُرْبَىٰ وَأَوْرَثْنَاهُ قَارُونَ

امپرات ملاک سیٹھوں کی زاریت بھی مقبوضہ (کشمیر) ہے

[illegible]

ذہن پرستی کے ص ۵۰ کو دیکھیے۔ تہذیب التہذیب جلد ۳۰ کا حوالہ نہیں کیا گیا۔
تقریب التہذیب کی عبادت میں حذوق کر دی گئی لہذا
تقریب التہذیب ص ۱۶۱ کا حوالہ لکھ کر گنا گرتے۔

[illegible][illegible]

ج (٣) تذيب التملح ٢-٣ الزاوية وبها والزاوية اذان

(حدث - روي عن محمد بن يزيد المروزي البغدادي) روي عن عبد الله بن
 عمرو حديث لا تمل الصدقة لثني - وعنه سعد بن إبراهيم قال ثنا
 الدائم عن ابن معين ثقة وقال عجاج بن شعيب عن سعد بن إبراهيم سمع
 رجلاً من يزيد وكان عمره اربعاً وثمانين سنة قال ابو حاتم شيخنا سمعنا في ذكره
 ابن حبان في الثقات قلت قال البضا في تاريخه ثمانية اضعاف فذكره
 وقال عفيف وروي عن ابراهيم بن سعد عن ابيه قال رفعه

هو حرف الراء

في سنة ٤٠٠ هـ (١٠٠٠ م) أبو عبد الله وقال أبو عمر الكندي مولاهم
الكوفي الضرير الزبيري قال أقسم خطبة عمر بالجارية ٣٢ وروى عنه وعن
علي وابن مسعود وسلمان وحذيفة وأبي هريرة وعائشة وابن عمر وجابر
والبراء بن عازب وعابس قال جسر العقادي - وهو أبو صالح السمان
والله أعلم - وعمر وأبو القطن عثمان بن عفان وعلاء بن يساف وأبو عاصم
زكريا وعمر بن مرسوق وعطاء بن السائب وزيد اليامي ومحمد بن جندب
محمد بن عثمان شيخ محمد بن فضال وغيرهم قال شعبة قلت لعمرك ما لك

(١) المدوني في لب القاب نسبة الى اليازية ١٢ (٢) زاذلي بن ابي
قال مجيبين (و الكندي) بكر كافي ومكون تون ومجملة نسبة
الى كندة ١٢ ابو الحسن (٣) سيلة هاشم الخلاصة في - ست
شماره من الخطاب الى الجارية وعقد الواده بو الحليس متصرف منفر
دفعه الى عامر بن ربيعة واستغلف صلى المدينة صان ١٣ شريف الدين

الحاصل

بہت جلد ان کی تفصیل حاصل ہو جائے گی۔

جلد ۳ اب اس جہتی روایت کی حیثیت بھی دنیا کے سامنے ہے کہ قرینہ ایضاً اول
شاقی ص ۱۱

مجله خوارزمی - مجله تخصصی تربیتی علوم - جلد ۳ - شماره ۳ - ۱۳۹۳

معلوم نہیں کہ ان سے دعا کی تھی کہ متعلقہ صورت کے رجوع نکل کر رہے
جس کا نام کا خور سے والد ہو رہے ہیں تو اب ان کے متعلق بھی یہی
لوا تو ان اس طرح بات ہو رہی ہے۔

[illegible]

(Faint handwritten notes at the bottom of the page)

تَهْذِيبُ التَّهْذِيبِ

الاسلام الملقب بالهدى شيع الاسلام شباب العرب
الى العمل بعد - في اسم الاسلام
الذي في سنة (1400) سنة الفصحى

[illegible]

قائدان کے متعلق

تهذيب التهذيب

ابن حجر العسقلاني

المسألة الثالثة

2014-2015

”فیہ تشیع“ کا ترجمہ ”کیچہ تشیع“ ہے (کیچہ حضرت علیؑ کے ساتھ رہتے تھے) رجال کی کتابوں میں کسی راوی کے متعلق اگر یہ لکھا ہو کہ اس میں ”تشیع“ ہے تو امیر المسلمین کی تحقیق کے مطابق اس کے معنی حضرت علیؑ کے ساتھ ہونا مراد ہے۔ کیا خوب علمی بصیرت آیا کرتے ہیں آپ نے! اب اگر کسی راوی کے لئے ”غالی شیعہ“ لکھا ہو تو پھر شاگرد امیر المسلمین اس کے معنی حضرت علیؑ کے خاص ساتھی گنہگار کے بہت خوب۔

نقد ہوتے تھے درست صحت کے
اسکا دشمن آسمان کیوں ہو

لیکن حیرت کی بات یہ ہے جس جگہ سے امیر المسلمین نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ ”ابو النجری الطاقی احمد سعید و ہشمت“ اس کے آگے یہ جملے بھی موجود ہیں۔

”و لم یسمع من علی شیا“

یہ قبر پر یا ساتھ ساتھ

اسی کو حضرت علیؑ اور ابو النجری القلاب نے لکھا ہے
اسی پر مال کے عوض ۱۶ لاکھ

یہاں پر بھی یا تو مصنف نے غلطی کر لی ہے یا اس نے اس کی نقل کرتے ہوئے غلطی کر لی ہے۔ کیونکہ اس کے بعد لکھا ہے کہ اس نے اس کی نقل کرتے ہوئے غلطی کر لی ہے۔ کیونکہ اس کے بعد لکھا ہے کہ اس نے اس کی نقل کرتے ہوئے غلطی کر لی ہے۔

یہاں پر بھی یا تو مصنف نے غلطی کر لی ہے یا اس نے اس کی نقل کرتے ہوئے غلطی کر لی ہے۔ کیونکہ اس کے بعد لکھا ہے کہ اس نے اس کی نقل کرتے ہوئے غلطی کر لی ہے۔ کیونکہ اس کے بعد لکھا ہے کہ اس نے اس کی نقل کرتے ہوئے غلطی کر لی ہے۔

اب اس کے بعد وہ بات پیش کر رہے ہیں جو اپنی رشتہ طہت کے طور پر کہی ہے۔

اس کے بعد وہ بات پیش کر رہے ہیں جو اپنی رشتہ طہت کے طور پر کہی ہے۔

یہاں پر بھی یا تو مصنف نے غلطی کر لی ہے یا اس نے اس کی نقل کرتے ہوئے غلطی کر لی ہے۔

اس کے ساتھ ہی خود آپ نے یہ قبر پر یا آستانے اس کی اپنی کتاب کے ص ۱۳ پر دیا ہے۔ جس میں صاف دیکھا جاسکتا ہے کہ تقریب التہذیب کے حوالے سے جو عبارت ڈاکٹر صاحب نے دی ہے وہ موجود ہے اور ساتھ ہی پروفیسر صاحب کی عبارت کو بھی دیکھ لیجئے جو اپنی کتاب ”امجد بن حنبل“ کے ص ۲۴ کے تقریب التہذیب کے بارے میں تحریر کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے تقریب التہذیب کے حوالے سے زاقان کی ضیعت کا حوالہ دیا ہے اور پروفیسر صاحب نے اس کو وہب بن وہب ابو النجری کی جرح میں تبدیل کر دیا۔

یہاں اس دلچسپ تحریر کو بھی دیکھتے چلیے کہ امیر المسلمین کی طرح پروفیسر کمال صاحب نے بھی ”حوالوں کے متعلق کس طرح دیدہ و لیری کے ساتھ تحریر کی غلط بیان کا مظاہرہ کیا ہے۔ ملاحظہ ہوا یہ بات بھی ذہن میں رکھیے کہ پروفیسر صاحب نے اپنی کتاب توحید خالص فسطح ص ۲۸ کے بعد لکھی ہے۔ آپ کی ”تحریر کا شائع و نمونہ ملاحظہ ہو۔

کمال حسناتی
امجد بن حنبل
تقریب التہذیب
ص ۱۳

یہ قبر پر یا ساتھ ساتھ
اسی کو حضرت علیؑ اور ابو النجری القلاب نے لکھا ہے
اسی پر مال کے عوض ۱۶ لاکھ

یہاں پر بھی یا تو مصنف نے غلطی کر لی ہے یا اس نے اس کی نقل کرتے ہوئے غلطی کر لی ہے۔ کیونکہ اس کے بعد لکھا ہے کہ اس نے اس کی نقل کرتے ہوئے غلطی کر لی ہے۔

اب اس کے بعد وہ بات پیش کر رہے ہیں جو اپنی رشتہ طہت کے طور پر کہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی خود آپ نے یہ قبر پر یا آستانے اس کی اپنی کتاب کے ص ۱۳ پر دیا ہے۔ جس میں صاف دیکھا جاسکتا ہے کہ تقریب التہذیب کے حوالے سے جو عبارت ڈاکٹر صاحب نے دی ہے وہ موجود ہے اور ساتھ ہی پروفیسر صاحب کی عبارت کو بھی دیکھ لیجئے جو اپنی کتاب ”امجد بن حنبل“ کے ص ۲۴ کے تقریب التہذیب کے بارے میں تحریر کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے تقریب التہذیب کے حوالے سے زاقان کی ضیعت کا حوالہ دیا ہے اور پروفیسر صاحب نے اس کو وہب بن وہب ابو النجری کی جرح میں تبدیل کر دیا۔

زاquan پر موصوف کی جرح

زاquan پر صحت کے لئے موصوف نقل ہیں۔

ہو سکتا ہے اور جو اس سے تقلید اور تعقیب کرتا ہے وہ بھی اس کے تابع ہے اور جو اس سے
 میں اپنے فکر کا یہ جوہر نکال دیتا ہے کہ اس میں اس کی رائے کو بھی اس کی رائے سے
 ہے کیا یہ نہیں ہے؟

اس کے بعد جب توحید خالص دوم میں اس مسئلے کو اور واضح انداز میں پیش
 کیا گیا

توحید خالص دوم میں اس مسئلے کو اور واضح انداز میں پیش کیا گیا

اور جو اس سے تقلید اور تعقیب کرتا ہے وہ بھی اس کے تابع ہے اور جو اس سے

میں اپنے فکر کا یہ جوہر نکال دیتا ہے کہ اس میں اس کی رائے کو بھی اس کی رائے سے
 ہے کیا یہ نہیں ہے؟

اور جو اس سے تقلید اور تعقیب کرتا ہے وہ بھی اس کے تابع ہے اور جو اس سے

میں اپنے فکر کا یہ جوہر نکال دیتا ہے کہ اس میں اس کی رائے کو بھی اس کی رائے سے

اور جو اس سے تقلید اور تعقیب کرتا ہے وہ بھی اس کے تابع ہے اور جو اس سے

میں اپنے فکر کا یہ جوہر نکال دیتا ہے کہ اس میں اس کی رائے کو بھی اس کی رائے سے

اور جو اس سے تقلید اور تعقیب کرتا ہے وہ بھی اس کے تابع ہے اور جو اس سے

اور جو اس سے تقلید اور تعقیب کرتا ہے وہ بھی اس کے تابع ہے اور جو اس سے

جب امیر المسلمین کے اس حکم کے رائے والے انداز کا جواب "غذاب قبر" میں
 دیا گیا تو امیر المسلمین کے اس کے جواب میں لکھی جلتے ذیل تین پرستی کی چوتھی
 قسط میں اسے نظر انداز کر دیا کہ گویا یہ کوئی مسترحی نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو

غذاب قبر میں امیر المسلمین کی ذہن پرستی قسط دوم میں مسترحی رائے والے سوالات کا

جواب۔ اند بخاری کی حدیث کی تشریح

غذاب قبر میں

اور جو اس سے تقلید اور تعقیب کرتا ہے وہ بھی اس کے تابع ہے اور جو اس سے

میں اپنے فکر کا یہ جوہر نکال دیتا ہے کہ اس میں اس کی رائے کو بھی اس کی رائے سے

اور جو اس سے تقلید اور تعقیب کرتا ہے وہ بھی اس کے تابع ہے اور جو اس سے

میں اپنے فکر کا یہ جوہر نکال دیتا ہے کہ اس میں اس کی رائے کو بھی اس کی رائے سے

اور جو اس سے تقلید اور تعقیب کرتا ہے وہ بھی اس کے تابع ہے اور جو اس سے

...حلقہ یاران

خلعہ حشریں۔ صم آبا وکبر والملکان

وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ بھائی! بہت مسرت ہوئی
یہ جان کر کہ اللہ نے آپ کو توفیق دی اور آپ اپنے انسانی دین
شعیر مذہب سے تائب ہو کر مشعل ہو گئے اور اس
لیک الہ واحد کی بندگی کی طرف مائل ہو گئے جو دراصل مشکل
بھی ہے اور پکارنے پر اپنے بندوں کی شستا اور مدد بھی کرتا ہے
ہاں پیار سے بھائی اس راہ میں مشکلات و آزمائشیں تو
موزور آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ہر غلو ص و دعا میں
قبول فرمائے اور آپ کو اور ہمیں صبر و استقامت سے
اپنے دین پر جمائے رکھے آمین۔ آپ کا پتہ لکھ لیا گیا ہے،
جی نہیں بچد کی کوئی قیمت مقرر نہیں۔ پسندیدگی کا ثبوت
بہت شکریہ

اما یوسف احمد بھولا۔ سالن فرانسکو۔ امریکہ

وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ بھائی! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے
اسی درمے یاد فرمائی کا شکریہ اشاء اللہ جریز
کی ہر اشاعت آپ کو بھیجی جاوے گی۔ جی نہیں بھائی کوئی
سالانہ چندہ وغیرہ مقرر نہیں ہے اس سلسلے میں آپ بھی
۳۰ روپے وار ہر طرح لیں اگر اس سے مستفیع ہوں تو آپ جو
کچھ بھی بھیجیں گے ہمیں قبول ہوگا اللہ تعالیٰ اجر دینے والا

محمد اسلام گریں طاؤن لاہور

وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ

بس بھائی یہ اللہ رب العزت کی کرم تازی
اور دستگیر کیا ہے ورنہ ہم جیسے کمزور و ناتواں بندوں کے
میں میں تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا ایک سوال کی وٹل شکلیں، تعلیم
کا ہر ڈر کی صورت میں الگ سے چھپ چکے ہیں

بہن بشری انشا، کراچی

وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

”جیل اللہ“ لکھ کر آپ کو بے پناہ خوشی اور ایثاریت کا احساس ہوا اور پڑھا
پڑھا سر جاکے کائنات کے حضور و احترام و شکر و سپاس سے جھک گیا کہ جتنا ہی نہایت
کوٹ شیں دیکھا تو انہیں نہیں۔ آپ نے ہمیں عشق کا احساس دلایا و سائل نہایت
دی ہمت مسکرات برآمد ہے۔

ختم ہونے والی تین کے تے الگ صفحات مخصوص کرنا تو بہت مشکل ہے
بل اجابت المؤمنین ورجحانیت کے بارے میں وضاحت ہم ضرور شائع کریں گے۔ انشاء اللہ قرآن
آپ بہنوں کے لئے ایک خوشخبری یہ ہے کہ ہر انگریز کا وہ کے قیصر
سیچر کو چاہے بچہ مدبر حریف صاحب کے مکان مدد ای رفاد عام سوسائٹی ملیر دشت
میں بوی کراچی کی خواتین کا نام ادا استماع ہو کر رہے جس میں ہم خیالی نہیں کچھ بکری
باجی ربط و مضبوط تبادلات خیال کے ملاوہ تمام مسلمان کا دوسرا قرآن بھی سنتی ہیں۔ فکر
امید ہے کہ آپ تو صوالحن کے فریقہ کو محسوس کرتے ہوئے نہ صرف
قدیم دوسری بہنوں کو بھی اس پاکیزہ نعلی میں شرکت کی دعوت دیا جائے۔

لیاقت علی۔ کویت

وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بھائی لیاقت آپ کا عنایت نامہ ملا ہم کچھ نہیں کہتے سولے اس کے کہ
جزاکم اللہ احسن الجزا۔

باسط لناد کو جبر الزوال

جیل اللہ کی پست دیدگی کا شکریہ۔ حدیث دل پر
تو اب آپ کی سمجھ میں آگیا ہو گا کہ پرچہ شائع ہونے میں دیر لگتی ہے

آپ یہ مجلہ پڑھ کر زیادہ سے زیادہ حضرات کو پڑھوائیں۔

سایہ! جیسا کہ آپ کو طلب ہے۔ جیل اللہ کی اشاعت وسائل کی کمی کے باعث نہایت محدود ہوتی ہے۔ لہذا کوشش یہی ہوتی

چاہیے کہ ایک رسالہ سے زیادہ سے زیادہ حضرات مستفید ہو سکیں۔

ہم نئے عزم سے بنیادِ سحر رکھتے ہیں!

رپورٹ: عبداللطیف حسن لاہور

ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

ناٹھ کے بعد میں نے جی ٹی ٹی کے کلاس کا پروگرام ہوا۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے دینی علوم میں عربی زبان کی اہمیت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا:

"قرآن و حدیث کا علم جن پر دین اسلام کی بنیاد ہے اس کا صحیح فہم عربی سیکھے بغیر ممکن نہیں۔ اس لئے ہر مسلمان عربی زبان جاننے کی بھرپور کوشش کرے۔ شرکاء کلاس کو آپ نے عربی سیکھنے کے مختلف آسان طریقے بتائے۔ آخر میں ناظم گوجر الزوال آصف نصیر الدین مسلم صاحب نے ناظرین کو کتاب "عربی کا معلم" پیش کی۔

محمدیہ سچے ناظرین کی تقاریر شروع ہوئیں۔ نذر، نواز خان اور عمر سیدہ مختلف فائدہ نواز مختلف طاقتوں سے تعلق رکھنے والے ایسے جیائے جو اہل بیت سے برسرِ پیکار ہیں۔ اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے تھے۔ تقاریر کا یہ سلسلہ اذانِ ظہر تک جاری رہا۔ ہر ناظم کو تقریر کے لئے پانچ سے دس منٹ تک وقت دیا گیا۔ کچھ حاضرین کو بھی خیالات کے اظہار کا موقع دیا گیا۔ تمام محقرین نے مختصر و جامع تقاریر کیں۔

ساحین نے نہایت دلچسپی سے تمام تقریریں سنیں۔ پہلے اور دوسرے سرائی اجتماع میں اسے ناظرین کی تقریر کے بعد صوبہ پنجاب میں ناظرین کی تعداد کا پکا ہوا تک پہنچ چکا ہے۔ تمام ساتھیوں جس نظم و ضبط کا مظاہرہ کر رہے تھے، اس سے یہ بات حق طور پر ظاہر ہو رہی تھی کہ یہ تربیتی اجتماع بین الصوبائی رابطہ کا موثر کردار ادا کر رہے ہیں۔ ٹرانسپیرڈنٹوں کی ہڑتال کی وجہ سے بہت سے ساتھی بنڈیہ ٹرین یا دیگر ذرائع سے جس ذوق شوق سے آ رہے تھے اس سے بخوبی چیز عیاں تھی۔ احباب چاہتے ہیں کہ سہ ماہی تربیتی اجتماعات ہر وقت مستعد ہوتے رہیں۔

منار ظہر کے بعد ۲ بجے ناظرین کا وہ سرا اعلان شروع ہوا۔ جو نمازِ عصر تک جاری رہا۔ اس اجلاس میں مختلف طبقوں میں ہونے والے پروگراموں کو بہتر بنانے کے حلقہ بندی کیا گیا۔ ناظرین نے دعوت کو موثر طور پر آگے بڑھانے کے لئے سجادہ نشین کسب کیا۔ جو ناظرین بسوں کی ہڑتال کی وجہ سے دیر سے تشریف لاتے تھے۔ وہ سارا وہ سبے اجلاس میں شریک ہوئے۔ ناظم

۳۔ ۵۔ دسمبر کو پنجاب کے ساتھیوں کا میسر ماہی اجتماع مسجد توحید کوٹ سونڈا ضلع شیخوپورہ میں ہوا۔ ۲ دسمبر سے پندرہ صوبہ میں بسوں کی ٹیکوں اور ہڑتال تھی۔ مینا بنڈیہ ٹرین کوٹ سونڈا پہنچا۔ ناظم حلقہ عبداللہ خان صاحب حسبِ جدول کی نہایت مگر جوقی سے ملے۔ کچھ دیر بعد ناظم ضلع شیخوپورہ عبداللہ صاحب بخواتین تشریف لائے۔ ۳ دسمبر شام سے ہی مختلف طبقوں کے ناظرین ساتھیوں کے چہرے ہنسنے لگے۔ ناظم شروع ہونے والے تربیتی پروگرام میں شامل ہو گئے۔

۴۔ ۵۔ دسمبر صبح منار ظہر کے بعد امر پنجاب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے دینا

"توحید ہی وہ جوہری مسئلہ ہے جو انبیاء کی بعثت کا مقصدِ عظیم تھا۔ اللہ کے حکم سے سارے نبیوں نے اصلاح احوال کے لئے جو بات دینا کے ساتھ ہی پھر گئی وہ یہی تھی کہ لوگو! اپنے آپ کو اللہ کے فرما پر دار بنو۔ ہر حال میں اسی کے شکر گزار رہو۔ آخر کئی ختم ہوئے اللہ نے بھی یہی بات اپنی قوم کے سامنے رکھی۔ انھمکم اللہ واحد لا الہ الا ہوا الرحمن الرحیم۔ البقرہ ۱۶۳

منار ظہر کے بعد ڈاکٹر امجد پند و گلارہ نے اس ضمن میں کچھ باتیں کہیں۔ "تاریخ شاہد ہے کہ غدار بھی پر بسنے والی جتنی قومیں عذابِ الہی سے دوچار ہوئیں وہ سب کی سب مشرک تھیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آخرت کے امن و سکون کا وعدہ صرف ایسے اہل ایمان سے کیا ہے جو شرک سے بیزار ہوں۔

الذین امنوا ولم یسبوا ایسا انھم بظلم اور لہذا لہم الذین وہم مہتد وہ الذین انہم ۸۳

یہ جو لوگ ایمان لاتے اور اللہ کے اپنے ایمان میں شرک کی ملامت نہیں کی۔ انہیں کہتے ہیں ان کو مسلما مٹی ہے اور وہی راہِ راست کو پا گئے؟ اللہ کی ذات صفاتِ حقائق اور اختیارات میں اس کی مخلوق میں سے کسی کو سا بھی بنانا ہی وہ علمِ عظیم جو ناقابلِ مذاق ہے۔"

صبح سات بجے صوبہ بھر سے آتے ہوئے ناظرین کا پہلا اجلاس ہوا۔ باری باری تمام ناظرین نے اپنے حلقوں کے حالات سنائے۔ تبلیغی پروگراموں کی تفصیلی باتیں، شکایات، ضروریات اور پیش مسائل و مسائل کے ناظم پنجاب نے انہیں غور و فکر سے ان کی باتیں سنیں اور مرکز پنجاب کی طرف سے

پنجاب سے جناب ڈاکٹر عثمان صاحب کے بمقصد "تقریر گنڈا شرک" ہے۔
 کی تعلیمیں۔ تقریر گنڈا شرک ہے۔ "مکے عسوان سے پیش کی۔ اس کاوش
 کو تمام ناظمین نے پسند کیا۔ (یہ پورٹریٹ کے پچھلے ٹائٹل پر ملاحظہ فرمائیے)
 نماز عصر اور گنتے کے بعد گشتی پر دو گھنٹہ اور ساتھی بدکرداروں
 میں تقسیم ہو گئے۔ اور سنت نبوی علیہ السلام کے مطابق گنڈا شرک کی گلیوں
 اور بازاروں میں قویہ کا پیغام سناتے سہلے چلے گئے۔ ایسی اذان مغرب
 کے وقت ہوئی۔

عشاء کی نماز کے بعد ناظمین کی تعارفی کانفرنس کا دو روزہ شروع ہوا
 پہلی تقریر خان پور کھنڈ کے ناظم عظیم الدین صاحب کی تھی۔ انہوں نے پہلے
 تو اپنی پروردگار میں مختلف قرآنی آیات و احادیث سنائیں۔ بعد ازاں
 نہایت دلنشیں انداز سے ان کی تشریح کی۔ آپ نے فرمایا۔
 "توحید امت مسلمہ کا تقریباً ہر فرد توحید کی بجائے شرک کا
 پرچم اٹھاتے ہوئے ہے اور سنت کی بجائے بدعت کا پرچارک بنا ہوا
 ہے کوئی فرقہ یا کوئی جماعت ایسی نظر نہیں آ رہی جو صحیح عقیدہ کی حامل ہو
 توحید کی داعی بڑی بڑی جماعتیں بھی شرک کے خلاف آواز نہیں اٹھاتی
 بچانے کو نہی مصلحت نہیں اس کا یہ غلبہ سے خروم رکھے ہوئے ہے۔
 حقیقت تو یہ ہے کہ توحید خالص ان سب کے ہاں بھی ناہید ہے۔ یہ کیسے
 مومن ہیں ان کے سامنے اللہ کے ساتھ شرک کر کے اللہ کو گالی دے جاتے
 سنت کا مذاق اڑایا جاتے اور یہ خاموش تماشا خانے بنے بیٹھے ہیں۔ پھر
 تو یہ ہے کہ ایسا ایمان ایمان کہلاتے چلنے کا مستحق ہی نہیں ہے۔"

دوسرے روز نماز فجر کے بعد امیر پنجاب سے دلی دیا۔ سات بجے
 ساتھیوں کے لئے تربیتی ٹیمپنگ کا شرکاء کیپ سے خطاب کرتے ہوئے
 ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے کہا۔

"ایمان کے بعد اعمال صالحہ آتے ہیں۔ عقیدہ اس وقت تک نتیجہ خیز
 ثابت نہیں ہوتا جب تک عملی شکل میں جلوہ گر نہ ہو۔ قرآن تو ہر صدمت
 ادا کرتے ہی ہیں۔ ان کے بغیر چھپکا رہیں۔ مگر دیگر نفلی عبادت کی طرف
 توجہ بھی ضروری ہے۔ سب ساتھی تلاوت قرآن کو اپنا معمول بناتے روزانہ
 چند آیات با ترجمہ مطالعہ کریں اور ان پر غور و فکر کریں۔ احادیث نبوی صلیم
 کا علم حاصل کریں اور اسوۂ حسنہ کے جو پہلو بھی سامنے آتے جائیں ان سے
 اپنی زندگی بچھلتے جائیں۔"

ناشتے کے بعد صبح دس بجے مقابلہ سوال و جواب ہوا تمام ساتھی
 دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک طرف عثمان کے ساتھی تھے۔ جن کی

نمائندگی محمد یوسف ناظم یعنی کریمہ تھیں باقی ساتھیوں کی ترجمانی
 قیامی محمد ناظم خیر آباد نے کی۔ بحوالہ اللہ دے ہر گروہ سے چند
 سوال پوچھے۔ مختلف کے ذریعہ ناظم لاہور معین بشیر نے سرانجام دے
 ضلع منانہ کے ساتھی تیس گروہوں سے یہ مقابلہ جیت گئے۔

نماز فجر کے بعد امیر پنجاب نے ناظمین ساتھیوں کو دیکھ کر
 سے الوداعی خطاب کیا۔ آپ نے کہا۔

"مانک سے بڑھ کر کون بندہ کا خیر خواہ ہو سکتا ہے۔ اس ضلع
 آفائے کمال حقیقت و مہربانی کی انتہا ہے کہ اس نے قیامت کے دن ہونے
 والے ایک عجیب و غریب اور اہم فیصلے سے اپنے بندوں کو بہت پہلے آگاہ
 فرما دیا تاکہ وہ ہوشیار رہیں اور کسی قسم کے دھوکے سے متاثر نہ ہوں
 ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے کہا کہ آج اللہ کی بندگی کی بجائے
 ٹیک ہسپتال کی پرستش ہو رہی ہے۔ ان کو مدد کئے پکارا جا رہا ہے۔ ان
 کے واسطے دیکھ لیں ان کی دہائیوں دی جا رہی ہیں۔ آج اس وقت یہ کام دین سمجھ
 کر رہی ہے۔ حالانکہ یہ قرآن کا صریح انکار اور سنت نبوی کی تکذیب ہے
 کیونکہ مانک نے تو صاف فرما دیا اگر وہ تمہاری اس پوجا پاٹ سے بے خبر
 ہیں انہیں کچھ خبر نہیں اور قیامت کے روز جب ان ٹیک ہوگوں کو بتایا جائے
 گا کہ تمہارے بھائی ہیں تو وہ ٹیک لوگ ان کی تمام عبادتوں کا انکار کریں
 گئے اور ان کے دشمن ہو جائیں گے۔"

جناب امیر پنجاب نے کہا کہ آج چار کی مبرا دی کی اصل وجہ
 یہی ہے کہ امت مسلمہ کی اکثریت نے شرک کو مذہب بنا لیا ہے بشرک کا
 عقائد اس حد تک رچ بس گئے ہیں کہ اسلام کا بنیادی مسئلہ اللہ واحد
 کا مسئلہ یکسر فراموش کر دیا گیا ہے۔ شرک کے گھاٹ ٹوٹا نہ میرے
 چاروں طرف چھاتے ہوئے ہیں۔ اب صرف توحید کی لڑائی گروہوں سے ہی
 چار سو پچھلی ہونی چاہیے۔ ورنہ یہی دور ہر سکتی ہے۔ پہلے بھی غلام کیا گیا
 تھا آج بھی یہی ایک غلام ہے اور جب کبھی بھی اسلام ہوگی اسکی انداز سے
 ہوگی۔ مانک کی ہر سورت سے روشنی ہوتی۔ رحمت کو متوجہ کرنے کا ایک ہی راستہ
 ہے کہ اللہ واحد کی بندگی کی طرف ساری دنیا کے انسانوں کو دعوت دی جائے
 اور شرک کی ماباکی و پلیدی سے ڈرایا جائے۔"

ناظم پنجاب کے اس اختتامی خطاب کے ساتھ ہی روز بروز نماز
 اجتماع کا پروگرام ختم ہوا اور اس دور و زمانے کے ہونے ساتھی نے
 دہلی، نقیر کے اعلیٰ جہلوں اور پاکیزہ انگلوں سے بھرے دھڑکنے
 دہلی کے ساتھ ایک دوسرے سے ملے رہے تھے۔

بربادی کی اصل وجہ !

امت مسلمہ کی بربادی کی اصل وجہ یہ نہیں کہ — اس کے پاس وسائل کی شدید کمی ہے — یا وہ — موجودہ علمی میدان میں بہت پیچھے رہ گئی ہے — بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ — ایک مالک کو لاشریک دے دیے ہوتا مانتے — اس ملت کی اکثریت نے شرک کو اپنا مذہب بنا لیا ہے۔ — اللہ واحد کے ساتھ ساتھ بے شمار "اللہ" تراش کر لئے گئے ہیں۔ — اعدان کی پوجا ہو رہی ہے۔ !!

غضبِ قویہ ہے کہ اس کام میں امت کے پیروں اور نام نہاد عالموں نے مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ — وہ اپنی دنیا بنانے اور اپنی اولاد کے "سہانے مستقبل" کا انتظام کرنے کے لئے شرک کے سب سے بڑے سرپرست بن گئے ہیں۔ — ہر روز ایک نیا انچھر پھینک کر، اس کے منافع سمیٹنا ان کا پسندیدہ مشغلہ ہے! — یہی وہ ہیں جو بدائشس سے لیکر موت تک ہر مرحلہ پر اپنی "کارگزاری" کا "حق" حیرانہ وصول کرتے رہتے ہیں! انہی کی "شان" پر وہ دگارِ عالم نے ارشاد فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن كَثِيرًا مِّنَ الْأَخْيَارِ وَالزُّهَّانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ
بِالْبَاطِلِ وَيُضَدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

(سورۃ توبہ آیت ۳۴)

ترجمہ: "اے ایمان والو! ان مولویوں اور پیروں کی اکثریت بظاہر یہ ہے کہ وہ لوگوں کا مال باطل طریقوں سے کھاتے ہیں اور اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ ان کو اللہ کے راستے سے بھی روک دیتے ہیں۔" (سورۃ توبہ آیت ۳۴)

یہ بات بالکل سچ ہے کہ یہ پیر اور مولوی صرف یہی ستم نہیں ڈھلتے کہ فتوے بیچتے اور نذرانے وصول کرتے ہیں بلکہ انہوں نے غلامی کی خاطر ساری دنیا کو گمراہیوں کے چکر میں پھنسا رکھا ہے اور ایسی ایسی مذہبی رسمیں ایجاد کر لی ہیں۔ جن کی وجہ سے لوگوں کا مرنا مرنا، شادی اور غم — جو کچھ بھی ہے، ان کو کھلاتے پلاتے بغیر نہیں ہو سکتا۔ — اسی نے جیب کھجی کوئی دعوتِ حق اسلام کے لئے تھپی ہے، تو سب سے پہلے اسی گروہ کے افراد اپنی عالماذ قریب کاریوں کے ہتھیار سے لیکر اس کا راستہ روکنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

تعویذ گنڈا
شرک ہے

!! —

